REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۷ — شمارہ ۳۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۱۸ر رمضان ۱۳۹۸ھ — ۲۴ر ظہور ۱۳۵۷ ہش — ۲۴ر اگست ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۱ر ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جرمنی سے آمدہ خطوط کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۱۵ر اگست ۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ :— "حضور کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور بخیریت مرکزِ سلسلہ میں مراجعت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۲۱ر ظہور (اگست)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمدُ للہ ٭

روحانیت کا گلزار — رمضان المبارک

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظرِ دعوۃ و تبلیغ قادیان

کتنے خوش قسمت اور خوش نصیب ہیں ہم کہ ایک بار پھر ہماری زندگی میں ریاضت وعبادت اور روحانیت و معرفت کا مبارک مہینہ رمضان اپنی رعنائیوں، برکتوں اور فضلوں کو لے کر آیا۔ عالمِ اسلام کی روحانی فضا میں ایک عظیم الشان انقلاب نظر آرہا ہے۔ دنیا کے تمام مسلمان خواہ وہ کسی بھی فرقہ وجماعت سے تعلق رکھتے ہوں، اس مبارک ماہ کی برکتوں سے متمتع ہونے کے متمنی اور عبادت وریاضت میں مصروف و مشغول نظر آتے ہیں۔ تاکہ ان کو اصلاحِ نفس۔ تنویرِ قلب اور تقربِ الٰہی حاصل ہو۔ اس برکت والے مہینے کا ایک عشرہ گزر چکا ہے۔ اور اب ہم دوسرے عشرہ میں داخل ہوگئے ہیں۔

حدیثِ نبوی صلعم میں ہے کہ رمضان کا ابتدائی حصہ موجبِ رحمت اور درمیانی حصہ موجبِ مغفرت اور آخری حصہ گناہوں اور دوزخ کی آگ سے نجات دینے والا ہے اور اس ماہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

فضیلتِ رمضان

من قام رمضان ایماناً و احتسابًا غفر لہ ماتقدّم من ذنبہ (بخاری)

کہ جو شخص ایمان کے تقاضے اور اس کی نیت سے اس ماہِ رمضان میں نماز پڑھتا اور عبادت کرتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

آخری عشرہ اور اعتکاف

اسی مبارک ماہ کے آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف فرماتے۔ اور پوری توجہ وانہماک سے عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ اور حدیث نبوی صلعم میں ہے:-

کان النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا دخل العشر الاواخر من رمضان احیا اللّیل کلّہ و ایقظ اھلہٗ وجدّ و شدّ المئزر۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عبادت و ریاضت کے لئے اپنی کمر کس لیتے شب بیداری فرماتے اور اپنی ازواجِ مطہرات کو بھی رات کی عبادت کے لئے جگاتے۔ تاکہ سب مل کر انوارِ الٰہی اور برکاتِ خداوندی کو حاصل کرسکیں۔

بہت ہی خوش نصیب ہوں گے وہ احباب جن کو سنتِ نبوی صلعم کی اتباع میں اس ماہ کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے اور دعائیں اور عبادت کرنے کا موقعہ ملے گا۔

لیلۃ القدر

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہی ایک برکت والی رات ہے جسے اصطلاحِ شریعت میں "لیلۃ القدر" کہتے ہیں۔ جس کی فضیلت کے بارہ میں ارشادِ خداوندی ہے کہ اس میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ اور پھر یہ رات "خیرٌ من الف شھر۔" ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ جس خوش قسمت کو یہ برکت والی رات مل جائے وہ اپنے دامن کو خدا تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں سے بھر لے گا۔

اس لیلۃ القدر کی تعیین نہیں کی گئی۔ تاکہ ایک معیّن رات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے باقی دنوں میں عبادت و ریاضت سے انسان غافل و سست نہ ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر شفقت فرماتے ہوئے اشارہ دے دیا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ اور آخری عشرہ میں بھی طاق راتوں میں اور طاق راتوں میں سے آخری تین طاق راتوں یعنی ۲۵ ویں۔ ۲۷ ویں اور ۲۹ ویں رات میں اسے تلاش کرو۔ اور پھر جس کو یہ مبارک رات مل جائے۔ اور اس کا روحانی وجدان اسے محسوس کروا دے کہ یہی لیلۃ القدر ہے، وہ اور دعاؤں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں دعا کرے

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

کہ اے میرے مولیٰ! یقیناً تو بہت بخشنے والا ہے۔ اور بخشش کو ہی پسند کرتا ہے۔ اس لئے مجھ گناہ گار و نابکار کے گناہوں کو بخش دے۔ اور درگزر و چشم پوشی فرما۔

ہمارے بھائیو! رمضان المبارک خدائی برکتوں اور رحمتوں اور فضلوں کو لے کر آیا ہے اور بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔ اب صرف چند ایام اس برکت والے مہینے کے باقی رہ گئے ہیں۔ آئیے ہم سب مل کر کوشش کریں کہ ہم ان بقیہ ایام کو خوب عبادت و ریاضت میں گزاریں۔ قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ صدقہ و خیرات کریں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازے۔ اور رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔ آمین۔

رمضان کے برکات و فضائل کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:-

(الف) "حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب کہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم وغم والدین اٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔" (فتاویٰ مسیح موعود صفحہ ۱۳۳)

نیز فرمایا:— (ب) — "شھر رمضان الّذی انزل فیہ القرآن سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس ماہ میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔" (البدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۴ ظہور ۱۳۵۷ ہش

اسلامی ایشیائی کانفرنس کراچی کی قراردادوں پر ایک نظر

(۲)

کراچی میں منعقدہ اسلامی ایشیائی کانفرنس میں منظور کردہ چھ قراردادوں میں سے ایک قرارداد میں پرلے درجے کا افتراء کرتے ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے کہ :-

"قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں کیونکہ ان کی تمام خدمات اب تک سامراج اور صہیونیت کے لئے وقف ہیں۔ اور قادیانی مسلمانوں کی مخالف طاقتوں اور ان کی پالیسیوں کے زبردست حامی ہیں" (امروز لاہور ۱۵ر جولائی ۱۹۷۸ء)

تعجب ہے کہ "اسلامی کانفرنس" میں جمع ہونے والے چوٹی کے علماءِ دین ہوں اور کسی کے دل میں خوفِ خدا نام کو بھی نہ ہو یا ان کا مبلغِ علم یہی ہو جو اس قرارداد میں محض افتراء اور کذب بیانی کے طور پر بیان ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کی خدمات دنیا کے کونے کونے میں اظہر من الشمس ہیں۔ جو خدا کے فضل و کرم سے سراسر اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے وقف ہیں۔ اور اس کے شاندار نتائج اسلام اور پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہر روز سامنے آتے رہتے ہیں۔ سچے اسلامی عقائد و نظریات کے سلسلہ میں احمدیت نے سامراج کی تو اس وقت بھی حمایت نہ کی تھی جب سامراجی طاقتوں کو ہمارے اپنے ملک میں سیاسی اقتدار حاصل تھا۔ اس وقت بھی اسی جماعت کے جری اور نڈر بانی علیہ السلام نے بیانگِ دہل عیسائیت کے باطل عقائد پر زبردست تنقیدیں کیں۔ اور ان کے بنیادی نظریات کی جڑوں کو ہلا دیا۔ کے ثبوت میں اس زمانہ کی لکھی ہوئی کئی سو صفحات کی کتب، رسائل اور اشتہارات اور اخبارات کے صفحات اب بھی مطالعہ کئے جا سکتے ہیں۔ یہ جملہ تحریرات خود حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اپنی ہیں۔ در اب تک محفوظ ہیں۔ مسیحیت کے خلاف آپؑ نے ایسا زبردست لٹریچر تیار کیا کہ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی اس کی زبردست کاٹ کا ہمیشہ اعتراف کیا۔ اس جگہ اس قدر گنجائش نہیں ورنہ ہم ایسے حوالے تفصیلاً بیان کرتے۔ تاہم اسی قدر اشارہ کافی ہے۔

خیر یہ بات تو آج سے پون صدی قبل کی پکی اور سچی باتوں کی ہے۔ لیکن علماء حضرات کی اس کذب بیانی کو طشت از بام کرنے کے لئے اس ایشیائی اسلامی کانفرنس کے انعقاد سے صرف ایک ماہ قبل لندن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس اور اس کا نفسِ موضوع "حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات" ہی آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کا رنگ رکھتا ہے۔ لندن کے تثلیث کدہ میں اس موضوع پر کانفرنس منعقد کر لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے موضوع کا مطلق اعلان کرتے وقت شاید معترضین علماء کے پسینے چھوٹ جاتے لیکن یہ جماعت احمدیہ کی ایمانی جرأت اور اسلامی عقائد پر ان کا پختہ ایمان ہے کہ نہ صرف انعقاد سے کئی روز قبل اس کانفرنس کو خوب مشتہر کیا گیا بلکہ کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن کے وسیع آڈیٹوریم میں لاؤڈ سپیکر کے سامنے تین دن لگاتار اس عنوان پر دنیا کے نامور سکالرز نے اپنے مقالے پڑھے۔ اور افتتاح و اختتام کے موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے بھی بہ نفسِ نفیس اس کانفرنس کو خطاب فرمایا۔

اس کانفرنس کی تفصیل بدر کے صفحات کی زینت بن چکی ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے بدر کی گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں مندرجہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا لندن ہی کے مشہور بشپ کے ساتھ تبادلۂ خیالات کرتے ہوئے مورخہ ۴ر جولائی کو ان کی اس پیش کش پر جو روح پرور جواب دیا وہ اسے بغور مطالعہ فرمائیں ۔۔۔ بشپ صاحب نے کہا "چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب پر مرنا عیسائی عقائد کا بنیادی مسئلہ ہے اس لئے وہ توقع رکھتے ہیں کہ مسلمان بھی ان کے اس عقیدہ کا احترام کریں گے۔ خواہ ان کو اس سے اختلاف ہی کیوں نہ ہو"

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت مسلمانوں کے لئے بھی اتنی ہی اہم اور قابلِ احترام ہے جتنی عیسائی حضرات کے لئے۔ قرآن کریم کی صداقت کے اظہار کے لئے یہ کہنا ہمارا حق ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر لعنتی موت نہیں مرے تھے ہمارا یہ اظہار قابلِ اعتراض نہیں اور نہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ ایک کھلی صداقت ہے۔ اس میں مداہنت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر اس طرح عیسائیت کے بنیادی عقائد پر زد پڑتی ہے اور ان کا بطلان ثابت ہوتا ہے تو یہ امر عیسائیوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے آخر وہ ایسے اعتقادات کے ساتھ کیوں چمٹے ہوئے ہیں جن کی نہ انسانی عقل تائید کرتی ہے اور نہ منقولی دلائل اور تاریخی شواہد سے اس کی صحت ثابت ہوتی ہے" (بدر ۱۰ر اگست ۱۹۷۸ء صفحہ ۲)

فرمائیے! کیا یہ حمایت ہے یا زبردست نشان دہی بھی ان کی کھری کھری باتوں بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ حضرت امام جماعت احمدیہ نے کیا ۔۔۔!؟

اس قرارداد کے حقیقت پسندانہ جائزہ کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اس کا ذکر بھی نہایت ضروری ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ "قادیانی، مسلمانوں کی مخالف طاقتوں اور ان کی پالیسیوں کے زبردست حامی ہیں" اس کے تجزیہ کے لئے پہلے تو ان طاقتوں کی نشان دہی کی جانی چاہیئے جو مسلمانوں کی مخالف ہیں۔ اور احمدی ان طاقتوں کی حمایت کرتے ہیں۔ جبکہ علماء حضرات اور ان کے ہمنوا دنیا کے سامنے ہی دوسرے مسلمان ایسی حمایت سے دور ہیں! یہ بات صرف کہنے کی حد تک ہے۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ آج کے زمانہ میں دنیا کی کوئی بھی طاقت مسلمانوں کے حق میں نہیں۔ (نہ جانے یہ علماء کس دنیا میں رہتے ہیں) کوئی عالم دین ہمیں بتائے تو سہی کہ آج کون غیر اسلامی طاقت ہے جو صدقِ دل سے مسلمانوں کی خیر خواہ ہو اور در پردہ مسلمانوں سے عداوت اور دشمنی نہ رکھتی ہو۔ یوں تو ڈپلومیسی کے رنگ میں ہر ملک ہی اسلامی ممالک کے ساتھ دوستانہ مراسم رکھتا ہے اور سب ہی "جیئو اور جینے دو" کا خوشنما اعلان کرتے ہیں۔ لیکن ان طاقتوں کی فی الحقیقت اسلام دشمنی اور زبردست عداوت سے کسے انکار ہے؟ کون نہیں جانتا کہ اسرائیل کی مملکت کن طاقتوں کی حمایت اور اتفاق سے معرضِ وجود میں آئی؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ۱۹۴۸ء میں یو۔ این۔ او میں دنیا کی سبھی بڑی طاقتیں مسلمانوں کے خلاف متحد ہو گئی تھیں۔ اور یہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ہی کا اکیلا وجود تھا جو اس موقعہ پر دھڑلّے سے فلسطینی عربوں کے حق میں ایسی آواز بلند کر رہے تھے جس کا اعتراف اُس وقت سارے عالم اسلام نے برملا کیا۔ کس قدر احسان فراموشی ہے کہ آج اُس کی جماعت پر مسلمانوں کی مخالف طاقتوں کے حامی ہونے کا الزام لگایا جا رہا ہے!! العجب ثم العجب ۔۔۔!!

یہ بات تو ہم نے بطور مثال سیاسی نقطۂ نظر سے اسلام دشمنی کے برملا اظہار کی بیان کی۔ اب آیئے! عقائد اور مذہبی معتقدات کے لحاظ سے بھی اس پر اچٹتی نظر کرتے جائیں۔ اس پہلو سے "مسلمانوں کی مخالف طاقتوں" میں سرفہرست مسیحیت ہے۔ جسے عہدِ حاضر کے بہت سے جید علماء تک نے دجالیت کا نام دیا ہے جو برحق ہے۔ اس کے بعد یا اس کے ہم پلہ طاقت دہریت یا کمیونزم ہے۔ جو سرے سے خدا اور مذہب ہی کے منکر ہیں۔ جن کا یہ دعویٰ رہا ہے کہ ان کا کام یہ ہے کہ مذہب کو زمین سے اور خدا کے نام کو آسمان سے مٹا کر رہیں گے۔ اب ان ہی دو طاقتوں کی حمایت اور عدمِ حمایت پر غور کر لیں ۔۔۔!!

احمدیت نے اپنے یومِ تاسیس ہی سے زبردست دلائل کے ذریعہ مسیحیت کے خلاف علمِ جہاد بلند کیا اور یہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ ہی تھے جنہوں نے تحدی کے ساتھ وفاتِ مسیح ناصری کا نظریہ پیش کیا۔ اور اس کی تائید میں قرآن و حدیث اور انجیل سے ناقابلِ تردید ثبوت پیش کئے۔ اس کے برعکس یہ علماء حضرات ہی ہیں جو عیسائیوں کی طرح آج تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مع جسدہ العنصری آسمان پر زندہ مان رہے ہیں۔ درانحالیکہ ان کے اسی غلط عقیدہ نے آج سے پون صدی قبل لاکھوں لاکھ مسلمانوں کو مسیحیوں کے کیمپ میں پہنچا دیا۔ جب مغربی سامراجیوں کے پہلو بہ پہلو پادریوں کی فوج مشرقی دنیا کو دینِ مسیح میں داخل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی یہ اُس وقت کا دردناک بیان ہے کہ جب آگرہ کی شاہی مسجد کے امام تک نے اسلامی توحید کو چھوڑ کر تثلیث کی حمایت کا اعلان کیا تھا۔ یہ واقعات ایسے نہیں جو آسانی سے بھلائے جا سکیں۔ لیکن یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ایسے وقت میں جس بندۂ خدا نے دلائل کے میدان میں مسیحی پادریوں کے دانت کھٹے کئے وہ اسی جماعت کے مقدس بانی علیہ السلام تھے جسے آج غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں علماء پیش پیش ہیں۔ درانحالیکہ انہی کے پیش رو علماء اس وقت ان پادریوں کا سامنا کرنے سے کنی کتراتے تھے۔ اور اس وقت حالت یہ تھی کہ یہ مولوی صاحبان آگے آگے بھاگتے اور پادری لوگ ان کے پیچھے پیچھے۔ ان مولویوں کی مجال نہ تھی کہ پادریوں کے اعتراضات کے جواب دے سکتے۔ یہ باتیں سو فیصدی حق ہیں۔ خواہ اس وقت سننے والوں کو کڑوی لگیں ۔۔۔!!

مسیحیت کے بعد کمیونسٹ دہریوں کی طاقتیں ہیں۔ آج کونسا اسلامی ملک ہے جو کمیونسٹ ممالک سے محض اس لئے عداوت مول لینے پر تیار ہو کہ یہ لوگ دہریت کے حامی اور مذہب کے خلاف ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ایک بڑی تعداد مسلمانوں کی خود ان ممالک میں آباد ہے کیا ان مسلمانوں کو بھی یہ نام کے علماء حضرات دائرہ اسلام سے محض اس بناء پر خارج قرار دیں گے کہ یہ لوگ کمیونسٹوں کی پالیسیوں کی حمایت کرتے ہیں؟

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

ماہِ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی کوشش کریں

خدا تعالیٰ نے جس رنگ میں اور جس قدر عبادت فرض قرار دی ہے اُسے بجا لانا ہمارے لئے ضروری ہے!

نہ اپنی طرف سے عبادت میں شدّت پیدا کرو نہ اس سے بچنے کے بہانے ڈھونڈو بلکہ وہی کرو جس کا خدا نے حکم دیا ہے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۲ راخاء ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کے ساتھ حضور نے اِس آیتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی :-

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝

(البقرۃ: ۱۸۷)

اِس کے بعد فرمایا :-

ماہِ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

لوگوں کا ایک گروہ تو ایسا بھی پیدا ہوتا رہا ہے جو یہ سمجھتے رہے ہیں کہ فرض عبادت یا وہ نوافل جو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت سے ثابت ہوتے ہیں وہ انسان کی رُوحانی ترقی کے لئے کافی نہیں ہیں اِس لئے انہوں نے اپنے نفس سے تجویز کر کے بہت سی ریاضتیں بنائیں۔ اور خود کو اپنے تجویز کردہ مجاہدۂ شدیدہ میں ڈالا۔ حالانکہ

حقیقی اِسلام کی رُوح

اسے تسلیم نہیں کرتی۔ کیونکہ اگر ہم اسے تسلیم کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جو علم (نعوذ باللہ) ہمارے رب کو نہیں تھا وہ ان لوگوں کو حاصل تھا۔ یہ بات بالبداہت غلط ہے۔ اپنے نفس سے مجاہدات اور ریاضتوں کو تجویز کرنا درست نہیں ہے ہماری رُوحانی ترقی کے لئے اور ہمارے رُوحانی قویٰ کی صحت کے قیام اور ان کی نشو ونما کے لئے جو بھی ضروری تھا وہ سب قرآن کریم میں موجود ہے اور اس سے زیادہ کسی چیز کی ہمیں ضرورت نہیں۔ اس لئے ایسے سب خیالات جو ایسی ریاضتوں پر منتج ہوتے ہیں اور انسان کو ایسے مجاہدہ شدیدہ میں ڈالتے ہیں جن کا علم ہمیں قرآن کریم سے نہیں ملتا، باطل اور فاسد ہیں۔

اِنہی لوگوں میں سے ملتا جلتا (یا اسی گروہ کا حصہ کہنا چاہیئے) ایک گروہ وُہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے زور سے اپنے ربّ کو راضی کرنے پر قادر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو سہولتیں اور رعایتیں دی ہیں اُن سے فائدہ نہیں اُٹھانا چاہتے مثلاً ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں، وہ ایسی بیماری میں بھی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ یا ایسی عمر جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں وہ ایسی عمر میں بھی اپنے بچّوں کو روزہ رکھوا دیتے ہیں۔ ہر عبادت کے لئے ایک

بُلوغت کا وقت

ہے۔ جب تک انسان اس بلوغت کی عُمر کو نہ پہنچے اس پر وہ عبادت فرض نہیں ہوتی۔ لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو کہا ہے کہ اِس عمر میں روزے نہ رکھو اور نہ رکھواؤ۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف خود یا اپنے بچّوں سے ایسی عبادتیں کروائیں گے کہ جن سے ہم نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو راضی اور خوش کریں گے۔ یہ فاسد خیال ہے ایسا بیمار جس کے لئے روزہ رکھنا دوائی چھوڑنے یا بھوکا رہنے کے نتیجہ میں مُضر ہو اور ہلاکت کا باعث ہو اُسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار فرمایا ہے کہ دین العجائز اختیار کرو۔ ہمارا رب انکسار اور تواضع سے خوش ہوتا ہے۔ ہم اُسے اپنے عمل سے خوش نہیں کر سکتے۔ احادیث میں بڑی وضاحت سے یہ کہا گیا ہے کہ ہر نماز قبول نہیں ہوتی۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو۔ اُس وقت تک یہ عبادتیں قبول نہیں ہُوا کرتیں۔

پس ہم عبادت سے اپنے ربّ کو راضی نہیں کر سکتے۔ اُس عبادت سے اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں جو مقبول ہو جائے جسے اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندے کا تحفہ سمجھ کر قبول فرمائے۔

غرض ایک تو یہ گروہ ہے جو سمجھتا ہے کہ عبادات جس رنگ میں اور جس طور پر اور جس قدر اور جس مقدار میں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں یا جن کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سنّت قرار دیا ہے وہ ہمارے لئے کافی نہیں۔ اگر ہم صرف ان عبادتوں پر اکتفاء کریں گے تو ہماری رُوحانی ترقی ہماری روحانی پیدائش اور نشو ونما اپنے ارتقاء کو نہیں پہنچے گی حالانکہ یہ غلط خیالات ہیں۔

اور ایک وہ گروہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنی چالاکی سے اپنے ربّ کو خوش کر سکتا ہے۔ مثلاً بیماری ایسی نہیں کہ جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو۔ لیکن ایک ایسا آدمی جو بہانہ جُو ہے۔ وہ اس قسم کی بیماری میں روزہ چھوڑ دیتا ہے۔ وہ بھی ایک مسئلہ خود تراشتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اتنی بیماری روزہ چھوڑنے کے لئے کافی ہے۔ یہ طریق غلط ہے طبیعت میں بہانہ کی جستجو نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ نیت یہ ہونی چاہیئے، خواہش یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے جس رنگ میں اور جس قدر عبادت ہمارے لئے فرض قرار دی ہے یا جو ہمارے لئے سُنّت بنائی گئی ہے ہم اتنی ہی عبادت کریں گے مگر بشاشت اور خوشی سے کریں گے۔ اور اس نیّت سے کریں گے کہ ہمارا ربّ ہم سے راضی ہو جائے۔ لیکن اگر کوئی آدمی یہ سمجھتا ہے کہ بہانے جس طرح انسان کے سامنے چلتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی چل سکتے ہیں تو وہ احمق بھی ہے اور ظالم بھی ہے۔ وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کو پہچانتا نہیں۔ وہ اس کے عرفان سے دُور ہے۔ پس

بہانہ جُو طبیعت

نہیں ہونی چاہیئے۔ کسی آدمی کا یہ سمجھنا کہ جسمانی لذت یا یہ سمجھنا کہ جسمانی صحت کو (اور وُہ بھی ایک غلط نظریئے کے تحت) ہم رُوحانی لذّتوں اور رُوحانی صحت پر قربان کر دیں گے اور اس میں ہماری بہتری ہے تو یہ غلط بات ہے۔ یہ سراسر حماقت ہے۔ اور یہ سمجھ لینا کہ خدا تعالیٰ کے سامنے بہانے چلتے ہیں۔ اس سے زیادہ حماقت کی بات تو کوئی اَور ہو ہی نہیں سکتی۔

پس وہ لوگ جو روزہ چھوڑنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں انہیں اپنی اس عادت کو دُور کرنا چاہیئے۔ اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو مجاہدۂ شدیدہ میں ڈالتے ہیں۔ اور ایسی ریاضتیں کرتے ہیں جو اسلام نے ہمیں نہیں بتائیں انہیں بھی اپنی یہ عادت چھوڑنی چاہیئے۔

ایک تیسرا گروہ ایسے لوگوں کا ہے جو موجودہ زمانہ کے فلسفہ سے متاثر ہے کہ جو عبادتیں قائم کی گئی ہیں اُن میں ترمیم ہونی چاہیئے یعنی خدا تعالیٰ کو نعوذ باللہ اس زمانے کے حالات کا علم نہیں تھا۔ اس واسطے اُس نے یہ قانون بنا دیا ہے، اب زمانہ بدل گیا ہے حالات بدل گئے ہیں۔ اب ان عبادتوں میں ترمیم ہونی چاہیئے۔ لیکن ایسا خیال، (ایسے خیال کے لوگ فی الواقعہ پائے جاتے ہیں) اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ تبدیلی کی ضرورت ہے۔ بلکہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ لوگ رُوحانی بینائی سے محروم ہیں۔ اور جس کوچہ کی انہیں خبر ہی نہیں، یہ اس کے متعلق اصلاحی تجاویز کے نام سے تجاویز پیش کر دیتے ہیں۔ یہ بھی غلط بات ہے۔ جب علّام الغیوب خدا نے ہماری جسمانی اور روحانی صحت اور رُوحانی نشو ونما کے لئے کچھ عبادتیں ہم پر فرض قرار دی ہیں تو وہی ہمارے جسموں کے لئے بھی اور ہماری رُوح کے لئے بھی

بہتر نہیں۔ نہ سالوں روزے رکھنا جائز۔ اور نہ رمضان کے مہینے میں جائز عذر کے بغیر روزہ چھوڑنا درست اور پسندیدہ اور نہ کسی ترمیم کی ضرورت ہے۔ ہمیں

دین العجائز اختیار کرنا چاہیئے

جو خدا نے فرمایا ہے وہ ہم کریں گے جس کو وُہ پسند فرماتا ہے اسی میں ہماری رضا ہے روزہ چھوڑنے کے لئے بہانے تلاش نہیں کریں گے۔ اور جب روزہ چھوڑنے کا حکم ہو تو اس وہم میں مُبتلا نہیں ہوں گے کہ ہم اپنی عبادت یا کوشش یا مجاہدے کے زور سے اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں ہم اس طرح راضی نہیں کر سکتے۔ جو عبادت قبول ہوگی۔ جو تحفہ لے لیا جائے گا اس کا نتیجہ نکلے گا۔ اس کے نتیجہ میں ہی رضائے الٰہی حاصل ہوگی۔ اس کے بغیر تو (یعنی عبادت کے زور سے) رضائے الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی۔

رمضان کی عبادت محض بھُوکا رہنے کا نام نہیں۔ حدیثوں میں اس کے متعلق

بڑی تفصیل سے

بیان ہُوا ہے۔ مَیں نے بھی پچھلے سالوں (میں) اپنے بعض خطبات میں تفصیل سے (بتا)یا تھا کہ روزہ کا مطلب محض بھُوکا رہنا (نہ)یں بلکہ ماہِ رمضان کی عبادت دراصل بہت (س)ی عبادات کا مجموعہ ہے۔ اس میں ایک نمایاں چیز جو ہمیں نظر آتی ہے وہ جسمانی ضرورتوں سے انقطاع کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور اس میں محو ہونے کی کوشش کرنا ہے۔ ہمارے کھانے پینے کے اوقات بھی ۲۴ گھنٹے کا کچھ حصہ لے جاتے ہیں۔ لیکن اگر صحیح طور پر روزے کا استعمال ہو اور یہ مَیں اس لئے کہہ رہا ہُوں کہ بعض لوگ تو رمضان میں شاید موٹے ہو جاتے ہیں۔ صُبح و شام خوب پراٹھے کھاتے ہیں اور اس وہم میں کہ کہیں کمزور نہ ہو جائیں عام غذا کی نسبت رمضان میں زیادہ کھانے لگ جاتے ہیں۔ ان کی یہ بات بھی غلط ہے۔ لیکن وہ لوگ جو رُوحِ رمضان کو سمجھتے اور اس کے مطابق اپنی جسمانی ضرورتوں کو پیچھے ڈال کر رُوحانی ضرورتوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور اپنے رُوحانی قویٰ کو تیز کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں (ایک اصلاح ہے کہ) تنویرِ قلب ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ رُوحانی قویٰ تیز ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ آیت جو میں نے شروع میں رمضان کے تعلق میں پڑھی ہے اللہ تعالیٰ اسی وجہ سے اس میں فرماتا ہے کہ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ یعنی رُوحانی قویٰ کی تیزی کے

بعد پہلا سوال ہی یہ پیدا ہوتا ہے کہ مذہب کا یہ دعویٰ ہے کہ مذہبی احکام پر چل کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک پختہ اور زندہ تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ تو رمضان کی عبادتوں کے نتیجہ میں انسانی ذہن یہ کہے گا کہ ربّ کو کیسے پایا جا سکتا ہے؟ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہارے رُوحانی قویٰ تیز ہوں گے تو تمہیں نظر آجائے گا کہ میں تمہارے بالکل قریب ہوں۔ مگر جو شخص خدا تعالیٰ کو پہچانتا نہیں اور اس کے رُوحانی قُویٰ میں نشو و نما نہیں ہوئی۔ اُسے بیماری ہے یا وہ صحت مند نہیں ہے۔ اُس کی رُوح کسی دُوسری طرف متوجہ ہے۔ ایسے شخص کو تو نظر نہیں آتا۔ لیکن جس کو نظر آئے یا جسے اللہ تعالیٰ کا عرفان اور معرفت حاصل ہو جائے وہ تو اپنے رب کو اتنا قریب پاتا ہے کہ واقع میں اس سے زیادہ قریب وہ کسی اَور چیز کو محسوس نہیں کرتا۔ اُسے یہ نظر آرہا ہوتا ہے کہ ربوبیتِ باری کے بغیر وہ زندہ ہی نہیں رہ سکتا۔ اپنے قویٰ کو نشو و نما نہیں دے سکتا۔ اُسے ربّ کی ربوبیت کی ضرورت ہے۔ اور ربوبیت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں۔ مثلاً وہ حَیّ بھی ہے اور قیّوم بھی ہے۔ کوئی وجود ظہور پذیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔ کسی زندگی کو بقا حاصل نہیں رہ سکتی۔ جب تک کہ خُدا تعالیٰ کی مرضی نہ ہو۔ پس اسے نظر آتا ہے کہ

حیات کا سرچشمہ

اور قائم رہنے کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ یہ نہیں سوچتا۔ کہ میرا سانس میری زندگی کا سانس ہے بلکہ اُسے نظر آرہا ہے کہ میرا وہ سانس میری زندگی کا سانس ہے جس کے متعلق خدا چاہے۔ کہ وہ میری زندگی کا سانس ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ غذا جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی منشاء اور اُس کے حکم کے بغیر ہمارے جسموں کو صحت اور تر و تازگی نہیں بخشتی۔ اور طاقت نہیں دیتی جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔ اس کے سامنے روزمرہ یہ نظارے آتے ہیں کہ کھانا کسی آدمی کی موت کا موجب بن گیا۔ یا پانی جس کو آبِ حیات کہا جاتا ہے یعنی وہ ہمارے لئے زندگی کا پانی ہے اور روٹی سے بھی زیادہ ضروری ہے وہ کسی انسان کی موت کا باعث بن جاتا ہے۔ ڈاکٹر جانتے ہیں، اخبار جانتے ہیں اطباء جانتے ہیں کہ بعض دفعہ انسان کو پانی پی کر اس قسم کا قولنج پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ (رمضان کی) عبادت خالص طور پر ایسی ہے کہ اس سے رُوحانی قویٰ میں تیزی پیدا ہوتی ہے تنویرِ قلب پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد انسان کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میرا رب مجھے کیسے مِل سکتا ہے؟ یعنی یہ خیال تبھی پیدا ہوگا جب اُس نے صحیح سمت کو قدم اُٹھا لیا۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں تمہارے قریب ہوں کیا تم میری قدرتوں کو نہیں دیکھتے؟ میں تمہاری ہر احتیاج پوری کرتا ہوں۔ تمہارا سانس لینا، تمہاری بینائی، تمہاری شنوائی یہ سب میرے حکم اور میری اجازت سے قائم ہیں۔ میری تمہیں ضرورت ہے۔ تمہاری آنکھ، ناک، کان، دل اور دل کی صحیح حرکت سب میرے حکم میں بندھے ہوئے ہیں۔ ویسے ہمارا دل بھی حرکت کر رہا ہوتا ہے۔ مگر ایسے بیمار لوگوں سے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ تیز دوڑو گے تو مر جاؤ گے۔ ہمارے ملک میں بعض قصاب اس قسم کے "مرے ہوئے زندہ" جانور جن کے اندر کوئی جان نہیں ہوتی ذبح کر کے انسانوں کو کھلا دیتے ہیں۔

دیر کی بات ہے ایک دفعہ مَیں لاہور جا رہا تھا۔ راستے میں ایک بہت سارا اِجڑ کوئی پچاس سو گائے بھینسوں کا ذبح خانے کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔ ذبح خانے کا اندازہ اس بات سے ہوتا تھا کہ اُن کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں اور دیکھنے میں وہ نیم مُردہ نظر آرہے تھے۔ مَیں خود موٹر چلا رہا تھا۔ مجھ سے غلطی ہوگئی کہ جب مَیں نے ہارن دیا تو ایک بیل جو دِل کا زیادہ ہی کمزور تھا وہ ہارن سُن کر دوڑ پڑا۔ اور اُس نے کوئی ۳۰/۴۰ قدم لئے ہوں گے کہ اُس کے دل کی حرکت بند ہو گئی۔ اور وہ وہیں مر گیا۔ اگر اس وقت میری موٹر کار کا ہارن نہ بجتا اور وہ نہ دوڑتا تو اگلے دن صُبح کئی لوگوں کے دسترخوان پر اس کا گوشت کھایا جا رہا ہوتا۔

بہرحال دِل حرکت کر رہا ہوتا ہے لیکن وہ صحت مند نہیں۔ ہمارے اطباء کے پاس بعض دفعہ ایسے بیمار بھی آتے ہیں جن کو وہم ہوتا ہے کہ بخارات سر کو چڑھتے ہیں۔ حالانکہ دماغ کی طرف بخارات جانے کا تو جسم کے اندر کوئی رستہ ہی نہیں بنا ہُوا۔ لیکن ایک معنی سے یہ درست بھی ہے اور یہ محاورہ اُس معنے میں صحیح بھی ہے کہ جس وقت معدہ خراب ہو اور دِل خراب ہو تو دِل کے اُوپر اثر پڑتا ہے۔ اس کو پُوری طرح کھُلنے کی جگہ نہیں ملتی۔ پھر اعصاب پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اور پریشانی بھی ہوتی

ہے اور آدمی کو احساس یہ ہوتا ہے کہ میرے دماغ پر اس کا اثر ہے۔

پس ماہِ رمضان اور اس کی عبادتوں کا انسان کو ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اس کے رُوحانی قُویٰ تیز ہوتے ہیں اور اپنے

ربّ کے متعلق ایک جستجو

پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ انسان کے لئے بڑی ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے ربّ کی صفات کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ یہاں تک اُسے معلوم ہو جائے کہ اس کا رب اس کے کتنا قریب ہے۔ وُہ دُور نہیں کہ جس سے ہم بھاگ سکتے ہوں۔ وہ دُور نہیں کہ جس کے بغیر ہم زندگی گزار سکتے ہوں۔ وہ دُور نہیں کہ جس کی توجہ کے بغیر ہم اپنی ضرورتیں اور احتیاجیں پوری کر سکتے ہوں۔ پس انسان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ میرے بالکل قریب ہے۔ ہر کام کے لئے حتیٰ کہ ایک انگلی ہلانے کے لئے مجھے اس کی ضرورت ہے۔ آپ میں سے اکثر مجھے ہلتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ کسی کا سر ہل رہا ہے۔ کسی کی آنکھ ہل رہی ہے۔ کسی کا طرّہ ہل رہا ہے۔ اس حرکت کے لئے بھی رب کی ضرورت ہے۔ ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو یہ ساری حرکتِ زندگی اور زندگی کے آثار ختم ہو جاتے ہیں۔ فرمایا جس وقت تم مجھے پہچاننے لگو تو تمہیں چاہیئے کہ دُعا کی طرف مائل ہو جاؤ۔ دراصل اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے بغیر

حقیقی دُعا

ممکن ہی نہیں۔ وُہ دُعا تو ہوتی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

از دُعا کن چارہ آزارِ انکارِ دُعا

ایک دُعا تو یہ ہے مگر یہ تکلّف کی دُعا ہے۔ یہ ابتداء ہے لیکن ایک وُہ دُعا ہے کہ جس میں آدمی بے تاب ہو کر خدا تعالیٰ کے قدموں پر گر جاتا ہے۔ اور کہتا ہے مجھے یہ عطا فرما۔ وہ تو الٰہی صفات کی معرفت کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔ یعنی وُہ اُسی وقت ہو سکتی ہے جب انسان کو یہ پتہ لگے کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ سے زیادہ قریب ہے۔ جہاں تک دورانِ خون (جس پر زندگی کا انحصار ہے) کا تعلق ہے وُہ شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ ہر پہلو اور ہر جہت سے۔ ہر غیر کی نسبت وہ ہم سے زیادہ قریب ہے۔ کیونکہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ کا یہ مطلب نہیں کہ بعض جہات سے اللہ تعالیٰ

(آگے مسلسل صفحہ کالم نمبر(۱) پر)

قریب ہو اور بعض جہات سے دُور۔ بلکہ جو لوگ اس کی معرفت رکھتے ہیں اور اس کی صفات کو پہچانتے ہیں وہ علے وجہ البصیرت یہ کہہ سکتے اور اسے ثابت کرسکتے ہیں کہ ہر جہت اور ہر پہلو سے ہر غیر کی نسبت اللہ تعالےٰ ہم سے زیادہ نزدیک ہے۔ پس فرمایا کہ صفات کا پتہ لگے تو تم دُعا کی طرف مائل ہو جاؤ گے۔ پھر فرمایا

"اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ"

جو مجھے پہچانتا ہے اُس کی دُعا اجابت کا درجہ پاتی ہے۔ فرماتا ہے اُجِیْبُ یعنی اُس نے مجھے قریب دیکھا تو میں اس کی دُعا کو قبول کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہر شخص کی دُعا قبول نہ ہوگی۔ وہی معرفت جس کے متعلق شروع میں اشارے کئے گئے تھے وہ اِس آیت کے آخر میں بھی ہے۔ فرمایا فَلْیَسْتَجِیْبُوْا میرے حُکم کی تعمیل کرو۔ نہ اپنی طرف سے عبادت میں شدت پیدا کرو۔ اور نہ میری فرض کردہ عبادت سے بچنے کے لئے بہانے ڈھونڈو۔ جو رعایت مَیں دیتا ہُوں شکر کرو اور اُسے قبول کرو۔ جو حُکم مَیں دیتا ہوں شکر کرو اور اُسے قبول کرو۔ جس عبادت کے کرنے کو مَیں کہتا ہُوں وہ بھی کرو اور جس کے نہ کرنے کو کہتا ہوں وہ بھی نہ کرو۔ فرمایا فلیستجیبوا جب تم میرے حکم کے مطابق اپنی زندگی گزارو گے۔ اور

شریعت کی پابندی

کروگے تو تمہاری جسمانی اور رُوحانی نشو ونما اپنے کمال کو پہنچ جائے گی۔ اور اس کا نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ تم ہدایت بھی پاجاؤ گے۔ اور تمہارا انجام بھی بخیر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا انجام بخیر کرے اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازے اور رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے

اَللّٰھُمَّ اٰمین

(بدر ۱۱/۷/۷۸)

درخواست دُعا: مکرم علی احمد صاحب کلکتہ کافی دیر سے مختلف عوارض کے سبب بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کیلئے نیز خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت دُعا فرماکر ممنون فرمائیں۔

خاکسار چوہدری محمد سعید آف لکھنؤ نزیل قادیان

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں میں احباب اور مقامی جماعتوں کو بیش قیمت نصائح اور پُر معارف ارشادات

شادی کی دو تقاریب اور اجتماعی دُعا۔ ۱۴ر جولائی کے بصیرت افروز خطبۂ جمعہ کا خُلاصہ

گزشتہ ڈیڑھ صدی کے دوران اسلام پر پادریوں، یورپین مستشرقین اور فلاسفروں کے اعتراضات جمع کرنے کی ہدایت

از ۸ر تا ۱۶ر جولائی ۱۹۷۸ء

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک رہی۔ الحمد للہ۔ مغربی افریقہ کا دَورہ بعض ناگزیر حالات پیش آجانے کی وجہ سے ملتوی ہوگیا۔ پروگرام کے مطابق حضور نے ۸ر جولائی کی رات کو اس الٰہی سفر پر روانہ ہونا تھا۔ اس سے ایک دن پہلے خطبہ جمعہ میں حضور نے بعض پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے اس سفر پر روانہ ہونے یا نہ ہونے کو اللہ تعالیٰ کی مشیّت پر چھوڑ دیا تھا مشیّتِ ایزدی اس سفر کے التواء کی صُورت میں ظاہر ہوئی۔ اس میں ضرور کوئی نہ کوئی مصلحت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں تو ہر حال میں خدا تعالیٰ کے حضور یہی کہنا چاہیئے ؎

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

انفرادی اور اجتماعی مُلاقاتیں

گزشتہ ہفتہ عشرہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اہم دینی و جماعتی اُمور سرانجام دینے کے علاوہ تقریباً روزانہ ہی کئی کئی گھنٹے تک احباب جماعت سے انفرادی اور اجتماعی طور پر ملاقاتیں کرتے رہے اور انہیں اپنے ارشادات اور نصائح سے مستفید فرماتے رہے۔ اس عرصہ میں مقامی دوستوں اور بعض سے اُن کے بیوی بچّوں سمیت مُلاقاتوں کے علاوہ متعدد بیرونی ملکوں سے تشریف لانے والے احباب کی ایک اچھی خاصی تعداد نے وقتاً فوقتاً حضور کی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ علاوہ ازیں حضور مسجد فضل میں نمازیں پڑھانے کے لئے تشریف لے جاتے اور پھر واپس آتے تو اس وقت بھی احباب پروانہ وار حضور کے گرد جمع ہو جاتے۔ حضور اُن سے مصافحہ فرماتے اور بعض دوستوں سے جماعتی تبلیغی یا اُن کے انفرادی حالات دریافت فرماتے۔ جس سے اُن کی رُوحانی تشنگی دُور ہو جاتی اور رُوحانی بشاشت اُن کے چہروں پر کھیلنے لگتی۔ یہ نظارہ دن میں کئی بار نظر آتا۔ اور ازدیادِ ایمان کا موجب بنتا رہتا ہے۔

تعلق باللہ پیدا کرنے کی نصیحت

۱۶ر جولائی کو انفرادی مُلاقاتوں کے علاوہ ہنسلو اور گرین فورڈ کے افرادِ جماعت کی مسجد فضل میں حضور سے اجتماعی ملاقات بھی ہوئی جس میں حضور نے احباب کو آئندہ نسلوں کی تربیت کی اہم ذمّہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقع پر حضور نے احباب کو اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنے کی بھی نصیحت فرمائی۔ بعض لوگوں کا خدا کے متعلق Impersonal God کے عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ اس کائنات کا خالق ہے۔ اس میں ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی سے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتا ہے یہاں تک کہ درخت کے ہر پتّے کا گرنا اور اس کی جگہ نئے پتّے کا پیدا ہونا خدا تعالیٰ کے اذن سے وابستہ ہے۔ پس وُہ خدا جس کی مشیّت اس کائنات کے ہر ذرّہ میں کارفرما ہے اس کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ انسان کو پیدا کرکے الگ تھلگ ہوگیا ہے سراسر غلطی ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ کا کائنات کی ہر چیز سے تعلق ثابت ہے تو انسان اشرف المخلوقات کے ساتھ تو اس کا تعلق بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔ یہ تو صحیح ہے کہ خدا تعالےٰ نے انسان کو ایک خاص دائرہ میں آزادی دی ہے۔ لیکن یہ سمجھنا کہ اب اس کا خدا سے تعلق نہیں رہا بالکل غلط ہے۔ انسان کی نجات اس کے اعمال پر نہیں بلکہ اس کا دار و مدار خدا تعالےٰ کے فضل پر ہے۔ عمل کرنا انسان کا کام ہے اور قبول کرنا خدا کا کام ہے۔ جب خدا تعالیٰ انسان کی خامیوں کے باوجود اس کے اعمال کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرلیتا ہے تو یہ خدا کی طرف سے بندہ پر ایک احسانِ عظیم ہے۔ جس کی انسان جتنی بھی قدر کرے کم ہے۔ حضور کے ارشادات کا رُوح پرور سلسلہ نصف گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے باری باری احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور پھر اُن کی درخواست پر جماعت ہنسلو کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔

شادی کی دو تقاریب

دُنیوی زندگی میں خوشی اور غم انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ ایک پہلو میری گزشتہ رپورٹ میں بیان ہُوا تھا۔ اب خوشی کا پہلو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵ر جولائی کو برادرم مکرم وسیم احمد چوہدری ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر ربوہ کی تقریبِ شادی محمود ہال میں عمل میں آئی۔ ساڑھے چار بجے شام حضور ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس ہال میں تشریف لاکر اس تقریب کو برکت بخشی اور رشتے کے ہر جہت سے خیر و برکت اور ثمراتِ حسنہ کا موجب بننے کے لئے مدعوین سمیت دُعا کرائی۔ دُعا سے پہلے مکرم ملک عبد العزیز صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور برادرم مکرم خواجہ منیر الدین صاحب نے نظم پڑھی۔ برادرم وسیم احمد صاحب چوہدری جو اِن دنوں فرینکفورٹ میں مقیم اور جماعتی کاموں میں سرگرمِ عمل رہتے ہیں، کا رشتہ محترمہ آصفہ خان صاحبہ بنت مکرم محمد افضل خان صاحب لندن کے ساتھ ڈیڑھ ہزار پونڈ حق مہر پر قرار پایا ہے۔ اُن کے نکاح کا اعلان ۱۴ر جولائی بعد نمازِ جمعہ برادرم مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہنسلو نے کیا تھا اگلے روز ۱۶ر جولائی کو دولہا کے بڑے بھائی مکرم حمید احمد صاحب چوہدری نے محمود ہال میں دعوتِ ولیمہ دی۔ حضور نے بھی ازراہِ شفقت اس میں شمولیت فرمائی۔ اور اس کے اختتام پر رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کرائی ——!!

محمود ہال میں دعوتِ ولیمہ کی گہما گہمی ابھی ختم نہ ہو پائی تھی کہ ایک دوسری تقریب رخصتانہ کی تیاری میں خوشی سے ہال گونجنے لگا۔ محترمہ نویدہ بُشریٰ احمد صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب خواجہ، لندن، کی شادی میجر حسن محمود ملک ابن مکرم لیفٹیننٹ کرنل ایس۔ بی۔ ملک صاحب کے ساتھ قرار پائی۔ مکرم خواجہ صاحب کی درخواست پر از راہِ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے چار بجے شام محمود ہال میں تشریف لائے۔ مکرم ملک عبدالعزیز صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اس کے بعد مکرم میاں محمد شریف اشرف صاحب نے درِ ثمین سے نظم پڑھی۔ ازاں بعد رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے حضور نے مدعوین سمیت دُعا کرائی۔ اور پھر ایک گھنٹے سے زیادہ دیر تک بعض احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔

اس موقع پر حضور نے تفصیل سے فرمایا کہ اسلام نے انسان کے حقوق قائم کئے ہیں۔ اور اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ ہر انسان کو اس کا حق ملنا چاہیئے حقیقی اسلامی معاشرہ ہر انسان کو یہ اطمینان دلاتا ہے کہ اُسے اس کا جائز حق مل جائے گا۔ اور اس کے ساتھ بے انصافی نہیں ہوگی۔ تاکہ وہ انفرادی اور اجتماعی ترقی کے لئے اپنی خدا داد صلاحیتوں کو پورے اطمینان کے ساتھ بروئے کار لا سکے۔ آپ نے فرمایا کسی انسان کی ترقی کا معیار اس کی اہلیت اور قابلیت کو ٹھہرانا چاہیئے اور یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ اس کا تعلق کس مُلک یا قوم یا مذہب سے ہے۔

شادی کی ان ہر دو تقاریب پر عورتوں اور بچیوں کی ایک خاصی تعداد بھی شامل ہوتی رہی۔ محمود ہال کے ایک حصّہ میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جہاں حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے تشریف لاکر دُلہن اور اُن کی رشتہ دار عورتوں کو اپنی دُعاؤں سے نوازا۔

شام کی سیر

۸ جولائی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ سیر کی غرض سے WINDSOR CASTLE کی طرف تشریف لے گئے۔

حضور نے یہاں دریا پار ETEN کے چھوٹے سے قصبہ میں Cock Pit ریسٹورنٹ میں قافلے سمیت چائے پی۔ یہ ریسٹورنٹ جو ۱۴۲۰ء میں بنا تھا اور اس وقت Inn کہلاتا تھا اب گو ریسٹورنٹ کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ لیکن ابھی تک اس کی ہر چیز پر پُرانی وضع قطع کی چھاپ نمایاں ہے۔ یہاں سے واپسی پر حضور Virginia Water پر رُکے اور جھیل کے کنارے کچھ دیر تک چہل قدمی کرنے کے بعد آٹھ بجے واپس مشن ہاؤس تشریف لائے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، مرزا لقمان احمد صاحب، مرزا تسنیم احمد صاحب اور مرزا احسن احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ بھی حضور کے ساتھ شریکِ سیر تھے۔

ایمان افروز خطبۂ جُمعہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ۱۴ جولائی کو نمازِ جمعہ مسجد فضل لندن میں پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے ایک نہایت ہی ایمان افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو قریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا۔

حضور نے نصرتِ جہاں ریزرو فنڈ کی الٰہی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت کی قربانیوں کو نوازا اور بے حساب نفع عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں غیر معمولی شفا بخشی۔ اور احمدیہ کلینکس اور ہسپتال آمدنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن گئے۔ لیکن نصرتِ جہاں سکیم تمہید ہے صد سالہ جوبلی منصوبہ کی جس کا ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر اعلان کیا گیا تھا۔ اور جس کے ذریعے سو زبانوں میں قرآنِ کریم کی اشاعت اور اسلام کی عالمگیر دعوت و تبلیغ کا ایک جامع منصوبہ زیرِ تکمیل ہے یہ وہ اہم منصوبہ ہے جس کے ذریعہ ہم نے دُنیا کو اس جہالت سے نکالنا ہے جس میں وہ رُوحانی طور پر پھنسی ہوئی ہے۔ اور اس گند سے بچانا ہے جس میں وہ اخلاقی طور پر گری ہوئی ہے۔ ہم نے اس ہمہ گیر منصوبہ کے ذریعہ دُنیا کو خالق و مالک خدا کے قدموں میں لا جمع کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ ہم اس یقین کامل پر قائم ہیں کہ گو یہ باتیں اس وقت دُنیا کو انہونی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ یہ خدائی وعدے ہیں۔ اس لئے اپنے اپنے وقت پر انشاء اللہ پُورے ہو کر رہیں گے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایمان کے تقاضے پُورے کریں اور اپنی سی کوشش کر دکھائیں۔ فتح کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر ہے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود علیہ السّلام اور آپ کی جماعت کے ذریعہ اسلام ساری دُنیا میں غالب آئے گا۔ لیکن غلبۂ اسلام کی اس عظیم الشان کامیابی کے لئے ہمیں اپنے اندر وہی یقین اور قُربانی کی رُوح پیدا کرنی چاہیئے جو صحابۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرّہ امتیاز تھا۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو یہ خوشخبری دی ہے کہ ابھی تین صدیاں پوری نہیں ہوں گی کہ اسلام ساری دُنیا پر غالب آجائے گا۔ جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی جو عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ اس کے استقبال کے لئے صد سالہ جوبلی فنڈ کا اجراء کیا گیا ہے۔ یہ درحقیقت غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ جس میں اسلام اپنے عروج کو پہنچ جائے گا۔ لیکن اس کے لئے ہمیں نسلاً بعد نسلٍ قُربانیاں دینی پڑیں گی۔ صد سالہ جوبلی فنڈ بھی راہِ قُربانیوں کا ایک اہم حصّہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت قرآن کریم کی وسیع پیمانے پر دُوسری زبانوں اور مُلکوں میں اشاعت کے علاوہ دُنیا کے کئی ممالک میں تبلیغی مراکز اور مطبع خانے قائم کرنے ہیں۔ گو اسلام کے عالمگیر غلبہ کی ذمّہ داری فی الحقیقت ایک بہت بڑی ذمّہ داری ہے۔ اس کا سارا بوجھ تو ہم نہیں اُٹھا سکتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں جتنی طاقت دی ہے اتنی قُربانی دینے سے تو دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

حضرت صاحب نے انگلستان کے احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا انگلستان کی جماعت نے صد سالہ جوبلی فنڈ میں بڑے اخلاص کے ساتھ اور بڑے پیار کے ساتھ اور اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اچھی خاصی رقم کے وعدے کئے تھے۔ لیکن حصّہ رسدی ہر سال جو رقم آنی چاہیئے اتنی نہیں آرہی۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ میرے پاکستان جانے سے پہلے پہلے اپنے بقایاجات ادا کر کے کمی کو پُورا کر دیں۔ اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے مال خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ اِس دُنیا میں بھی غیر معمولی برکتوں سے نوازتا ہے۔ حضور نے ۱۹۷۴ء کے کئی ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے کے لئے قُربانیاں دینے والے اور دینِ متین اسلام کے لئے غیرت دکھانے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے عزّت بھی بخشی اور دولت بھی عطا کی۔

آخر میں حضور نے فرمایا مجھے اُمید ہے انگلستان کی جماعت اُسی جذبہ اور اخلاص کے ساتھ اپنی ذمّہ داری کو ادا کرے گی جس کے ساتھ اس نے اس تحریک میں حصّہ لیا تھا۔ وَ باللّٰہِ التوفیق۔

لندن کانفرنس اور بیرونی پریس

حضور کا جو انٹرویو کیتھولک ہیرالڈ میں پچھلے مہینے چھپا تھا اس کا تفصیلی ذکر الفضل میں گزر چکا ہے۔ یہ اخبار رومن کیتھولک چرچ کا نمائندہ اخبار ہے۔ اور کئی لاکھ کی تعداد میں ہر جُمعہ کے روز شائع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں دُنیا کے بیشتر ممالک میں لندن کانفرنس منعقدہ ۲۔۳۔۴ جون اور برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے تبادلۂ خیال کی دعوت اور حضور کی طرف سے اُسے قبول کرنے کا چرچا ہو رہا ہے۔ چنانچہ لائبیریا کے ایک اخبار Liberian Age نے لندن کانفرنس کے متعلق اپنی اشاعت ۱۶ جون میں Did Jesus die on the Cross? کے عنوان سے حضور کی تصویر کے ساتھ خبر شائع کی ہے۔ اور لکھا کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیبی موت سے مخلصی حاصل ہوئی اور وہ طبعی عمر پا کر فوت ہوئے۔

اسی طرح نیروبی ٹائمز نے اپنی ۱۸ جون کی اشاعت میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے متعلق لندن کانفرنس کو کامیاب قرار دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کے موقف کی تائید کی ہے۔

لیگوس، نائیجیریا کے اخبار سنڈے ٹائمز نے ۹ جولائی کی اشاعت میں چار صفحات پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تصویروں کے ساتھ جماعت احمدیہ اور اس کی غرض و غایت اس کی کارکردگی بالخصوص اشاعتِ قرآن کے علاوہ برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے تبادلۂ خیال کی دعوت کو قبول کرنے سے متعلق حضور کی تقریر کا پورا متن شائع کیا۔ ان تینوں اخبارات کے تراشے الفضل میں علیحدہ شائع ہونے کے لئے اِس رپورٹ کے ساتھ ہی ارسالِ خدمت ہیں۔!!

اِسلام پر عیسائیوں کے اعتراضات

خاکسار نے اپنی گزشتہ رپورٹ میں مشہور عیسائی مستشرق کینتھ کریگ کی مشن ہاؤس میں آمد اور حضور سے ملاقات کا ذکر کیا تھا اور عیسائی پادریوں کے نئے رجحان کی نشاندہی کی تھی۔ اس ضمن میں حضور نے مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن کو جو ارشاد فرمایا تھا اس کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

عیسائی پادریوں، مستشرقین اور یورپین فلاسفروں نے پچھلی ڈیڑھ صدی میں اپنی کتب میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تعصب کا اظہار جس قابلِ اعتراض زبان میں کیا ہے اس کے متعلق حضرت اقدس نے مکرم امام صاحب کو ارشاد فرمایا ہے کہ ایسے تمام حوالے جمع کئے جائیں۔ نہ صرف انگریزی بلکہ ہر زبان میں جو کتابیں اسلام کے خلاف لکھی گئی ہیں ان میں سے متعلقہ اقتباسات یکجا صُورت میں جمع کر دیئے جائیں تاکہ ایک تو یہ ریکارڈ محفوظ ہو جائے اور اِس طرح دُنیا کو یہ پتہ لگ جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں بھی عیسائی پادریوں اور مستشرقین کے خلاف الزامی جواب کے طور پر سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔

(باقی صلا پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت سفر ناروے۔ اوسلو۔ سٹاک ہالم اور گوٹن برگ کے بارہ میں الفضل ربوہ مجریہ ۱۲ جولائی و ۵ اگست ۱۹۷۸ء میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد کی مرسلہ جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں۔ وہ افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں درج کی جا رہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

۲۵ جولائی کو ناروے کے عسکری جہاز میں امریکی طلباء اور اساتذہ کے ایک بہت بڑے گروپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ حضور نے اس غیر رسمی ملاقات میں ان سے ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک باتیں کیں۔ اور اسلام اور جماعت احمدیہ سے متعلق ان کے سوالوں کے جواب دیئے۔

۲۶ جولائی کو اوسلو میں حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ جس میں مقامی ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے شریک ہوئے۔ یہاں کے قومی اخبارات نے حضور کے دورۂ ناروے کی تفصیلی خبریں شائع کیں۔ اسی روز بارہ بجے دوپہر حضور نے اوسلو کے میئر کے دفتر میں تشریف لے جا کر ان سے ملاقات فرمائی۔ اور نصف گھنٹہ تک میئر موصوف کے ساتھ تبادلۂ خیال فرمایا۔ چار بجے سہ پہر حضور نے استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی۔ جس کا حضور کے اعزاز میں وہاں کی مقامی جماعت نے اہتمام کیا تھا۔ اس موقعہ پر حضور نے احباب جماعت کے ساتھ گھل مل کر شگفتہ انداز میں باتیں کیں۔ اور انہیں ارشادات سے نوازا۔ رات کو حضور اس عشائیہ میں شریک ہوئے جس کا حضور کے اعزاز میں اہتمام کیا گیا تھا۔ اس میں بعض احباب جماعت کے علاوہ ناروے کی بعض معزز شخصیات بھی مدعو تھیں۔ حضور نے ان کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا۔ اور اُن سے باتیں کیں۔

۲۷ جولائی کی صبح کو حضور نے احباب جماعت اور احمدی خاندانوں کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف بخشا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ تین گھنٹے تک جاری رہا۔ دوپہر کو حضور وہ قطعۂ زمین دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے جسے اوسلو کی مقامی جماعت خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

۲۸ جولائی کو حضور اوسلو سے روانہ ہو کر سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم میں ورود فرما ہوئے۔

حضور مع اہل قافلہ ۳۱ جولائی کی شام کو سٹاک ہالم سے بخیر و عافیت گوٹن برگ پہنچ گئے تھے۔ یکم اگست کی صبح کو حضور نے گوٹن برگ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ جس میں قومی اخبارات نیز ٹی وی اور مقامی ریڈیو کے نمائندوں نے شرکت کی۔

سٹاک ہالم میں قیام کے دوران ۲۹ جولائی کی صبح کو مختلف مذاہب کے درمیان تبادلۂ خیال کا اہتمام کرنے والی تنظیم ـــــ دی سوسائٹی آف ریلیجس فورم فار انٹرڈایالوگ بیٹوین ریلیجنز ـــــ

THE SOCIETY OF RELIGIOUS FOR INTERDIALGUE BETWEEN RELIGIONS

کے صدر اور چار اراکین حضور سے ملاقات کے لئے آئے۔ حضور نے انہیں ملاقات کا موقع عطا فرمایا۔ اور ایک گھنٹہ تک ان سے تبادلۂ خیالات فرمایا۔ اُسی روز سہ پہر کو حضور نے سٹاک ہالم میں) ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا۔ یہ پریس کانفرنس ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔

۴ اگست کو حضور نے مسجد نصرت جہاں میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔ اسی روز شام کو حضور نے احمدیہ مشن میں ایک تقریر ارشاد فرمائی۔ اس موقعہ پر ڈینش احمدیوں کے علاوہ بعض معزز شہری بھی موجود تھے۔ علاوہ ازیں پریس کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔

۵ اگست کو حضور نے دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اور کئی گھنٹہ تک اہم جماعتی امور سرانجام دیئے۔ شام کو حضور نے اس استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی۔ حضور کے اعزاز میں جس کا اہتمام کوپن ہیگن کی مقامی جماعت نے کیا تھا۔

۶ اگست بروز اتوار صبح کے وقت کوپن ہیگن میں ایک خاص مقامی اخبار کے نمائندے نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کر کے انٹرویو لیا۔ بعد ازاں حضور نے احباب جماعت اور احمدی خاندانوں کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف بخشا۔ شام کو حضور نے احباب جماعت سے اردو میں خطاب فرمایا۔ جو ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔

۷ اگست بروز پیر حضور نے کئی گھنٹے تک دفتر میں تشریف فرما رہ کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور اہم دفتری اور جماعتی امور سرانجام دیئے۔

۸ اگست منگل کی شام کو حضور کوپن ہیگن سے ہیمبرگ میں ورود فرما ہوئے۔ ہیمبرگ کے علاوہ مغربی جرمنی کے دوسرے شہروں سے آئے ہوئے احباب نے حضور کا والہانہ استقبال کیا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ قدم قدم پہ اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ روح القدس سے مدد کرے اور حضور کے اس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

درخواستہائے دعاء

خاکسار کی بیٹی عزیزہ نعیمہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کا بمبئی میں ۱۱ اگست کو پیٹ کا اپریشن ہوا۔ غالباً انتڑیوں کی ٹی۔ بی تشخیص ہوئی ہے۔ کمزوری کے پیش نظر عزیزہ کو دس بارہ گھنٹوں کے بعد ہوش آیا۔ خون کی بوتل بھی دی گئی۔ اب اطلاع آئی ہے کہ ٹانکے نکال دیئے گئے ہیں اور عزیزہ بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہے۔ ابھی ہسپتال میں ہے۔ احباب کرام ان مبارک ایام میں دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اسی طرح خاکسار کی بہو عزیزہ نسیمہ بیگم سلمہا اللہ کا چار ماہ قبل اپریشن ہوا تھا۔ اس کو بھی متذکرہ بالا ہی تکلیف تھی۔ اس کے پیٹ میں تاحال درد رہتا ہے۔ ہماری اس بہو صاحبہ کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت سے بچوں کے سر پہ سلامت رکھے۔ آمین۔

خاکسار شریف احمد امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ڈاکٹر سید عرفان احمد صاحب کی ملازمت ہوگئی ہے۔ اس خوشی میں ان کی والدہ صاحبہ محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ دختر سید محی الدین احمد صاحب مرحوم ریڈو وکیٹ رانچی) نے مبلغ ۲۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں اور احباب جماعت سے دعائی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو کامل صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور نیک۔ متقی۔ خادم دین بنائے۔ آمین۔

نیز عزیزہ افضال احمد صاحبہ (دختر محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ) میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہوئی ہیں۔ اس خوشی میں انہوں نے مبلغ ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کے لئے کامیابی کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

میرا چھوٹا بچہ احسان اللہ کافی دنوں سے مختلف عوارض کے سبب بیمار چلا آ رہا ہے نیز میری اپنی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ میں احباب جماعت سے اپنے بچے اور اپنی کامل صحت اور خدمتِ دین کی توفیق احسن رنگ میں پانے کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار بشارت احمد کوثر معلم وقف جدید سماخیلہ (پاکستان) نزیل قادیان

ابن مکرم شیخ محمد صاحب گجراتی درویش قادیان۔

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھوں میں موتیا بند کی تکلیف ہوگئی ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ نیز میری اپنی صحت بھی بوجہ اعصابی کمزوری ٹھیک نہیں رہتی ہیں اپنی اور اپنی اہلیہ کی کامل صحت کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار بشیر احمد ناصر گیلانی درویش

حکمت و دانش

مکرم مولانا سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) ربوہ

روزنامہ صداقت لاہور (۷ جون ۱۹۷۸ء صفحہ ۳/۶) میں ایک بہت عمدہ حسب ذیل مضمون "حکمت و دانش" کے زیر عنوان شائع کیا گیا ہے:۔

"نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ انسان کے جسم میں ایک ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے کہ جب وہ اچھا ہو جاتا ہے تو تمام جسم اچھا ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے۔ اور اے مسلمانو! ہوشیار ہو کر سن لو کہ وہ دل ہے۔ (بخاری)

اس حدیث میں نفس کی صلاح کا لطیف فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ انسان کے تمام اعمال کا منبع اس کا دل ہے اگر انسان کے دل میں نیک ارادہ اور پاکیزہ جذبات ہوں گے تو اس کے سارے اعمال لازماً نیکی کے راستہ پر چلیں گے۔ لیکن اگر دل کے جذبات ناپاک اور گندے ہوں گے تو اعمال بھی لامحالہ گندے راستہ پر پڑ جائیں گے۔ کیونکہ دل کے جذبات بیج کا رنگ رکھتے ہیں اور عمل وہ درخت ہے جو اس بیج سے پیدا ہوتا ہے۔ پس اصلاح کے لئے اصل فکر دل کی ہونی چاہیئے۔

اگر قوم کے لیڈر اور ملک کے اخبارات عوام الناس کے دلوں میں اور کالجوں کے پروفیسر اور سکولوں کے اساتذہ طلباء کے دلوں میں اور والدین اپنے بچوں کے دلوں میں نیک جذبات پیدا کر دیں اور [illegible] کی محبت اور رسول کی محبت اور دین کی محبت کے ساتھ [illegible] قوم کے درد اور خدمت قربانی اور صداقت اور دیانت کا بیج بو دیں تو پھر نیک اعمال کے لئے علیحدہ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ دل کا تقویٰ خود بخود عمل صالح کا درخت اگانا شروع کر دے گا۔ لیکن اگر دل خراب ہے تو عمل کا درخت اوّل تو اُگے گا ہی نہیں اور اگر اُگے گا تو فوراً ہی سڑ کر ختم ہو جائے گا کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

حق یہی ہے کہ انسان کا دل اس کے تمام نیک اعمال کا منبع اور مولد ہے اگر دل ٹھیک ہو تو ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور آنکھ کے اعمال خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر دل گندہ ہو تو انسان کے ہر عمل میں گندگی اور نجاست کی بو پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے اگر انسان بظاہر نیک اعمال بجا بھی لاتا ہے تو اس کے اعمال میں خشک نقالی یا منافقانہ ریا کے سوا کچھ حقیقت نہیں ہوتی۔ پس ہر مصلح کا فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے دل کی فکر کرے کیونکہ جڑ کا مقام دل ہے اور گندی جڑ سے پاک درخت پیدا نہیں ہو سکتا۔"

(روزنامہ صداقت لاہور۔ ۷ جون ۱۹۷۸ء ۳/۶)

یہ شعر کس کا ہے؟

مدیر صداقت لاہور کے علمی اضافہ کے لئے اس قدر لکھنا مناسب ہے کہ شعر زیر عنوان "صداقت" حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کا شعر ہے جو آپ کی ڈائری میں لکھا اور چھپا ہوا موجود ہے:۔

"۲۶ اگست ۱۹۰۱ء صبح وقت سیر فرمایا ...... تقویٰ کے مضمون پر ہم نے ایک شعر کہا تھا۔ اس میں ایک مصرعہ الہامی درج ہوا وہ شعر یہ ہے:۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس میں دوسرا مصرعہ الہامی ہے جہاں تقویٰ نہیں وہاں حسنہ حسنہ نہیں اور کوئی نیکی نیکی نہیں اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں فرماتا ہے:۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ قرآن بھی ان لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ ابتداء میں قرآن کریم کے دیکھنے والوں کا یہ فرض ہے کہ بدظنی اور حسد اور بخل سے قرآن شریف کو نہ دیکھیں بلکہ نور قلب کا تقویٰ ساتھ لے کر صدق نیت سے قرآن شریف کو پڑھیں۔"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۱ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۳۵-۳۳۶)

پس شعر مندرجہ صداقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا شعر ہے جس کا دوسرا مصرعہ الہامی ہے۔

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے"

عنوان بالا کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سے قبل کی ڈائری میں فرمایا:۔

"تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔"

فرمایا:۔

"دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں جن کو سُوا کہتے ہیں یا راجباہا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یا سُوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے۔ تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۱)

فتح کی کنجی

۳ ستمبر ۱۹۰۱ء سے بعد کی ایک ڈائری میں فرمایا:۔

"بعض لوگ انبیاء اور مرسلین من اللہ کی کامیابیوں کو دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید ان لوگوں کی کامیابی بسبب ان کی لیاقتوں اور قوت بیانیوں اور فصاحتوں اور بلاغتوں کے ہے آؤ ہم بھی ایسا ہی کریں اور اپنا سلسلہ جمائیں مگر وہ لوگ غلطی کرتے ہیں انبیاء کی کامیابی بسبب اس تعلق کے ہوتی ہے جو اُن کا خدا کے ساتھ ہوتا ہے آدم سے لے کر آج تک کسی کو تقویٰ کے سوا فتح نہیں ہوئی فتح کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے فتح صرف اسی کو ہو سکتی ہے جس کا تخم تقویٰ کا پودا قائم ہو گیا ہے تو اس کے ساتھ زمین و آسمان اُلٹ سکتے ہیں۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۴۰)

پھر حضور علیہ السلام تقویٰ پر ہی فرماتے ہیں:۔

بندہ وہی ہے جو کہ خدا کے قریب ہو
مقبول بارگاہ اس کے عزیز و حبیب ہیں
وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دور ہیں
ہر دم اسیر نخوت کبر و غرور ہیں
تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضی مولیٰ اسی میں ہے
تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفّت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱ مطبوعہ ۱۹۰۵ء)

خدا تعالیٰ ہم سب کو حقیقی تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

رمضان شریف میں پاکستان کے سرکاری مسلمانوں کے کردار کی ایک جھلک

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب فاضل امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مملکت اسلامیہ پاکستان میں ۱۹۷۴ء میں اسلامی اصولوں اور تعلیمات کو نظر انداز کرتے ہوئے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ اور اس کے مطابق آئین پاکستان میں ترمیم بھی کر دی گئی۔ بیچارہ احمدی ماشاء اللہ ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ وہ بفضلہ تعالیٰ مسلمان ہیں۔ اُن کا مذہب اسلام ہے۔ وہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر یقین و ایمان رکھتے ہیں۔ ارکانِ اسلام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ پر نہ صرف ایمان رکھنے والے بلکہ صدقِ دل سے اُن پر عمل پیرا ہیں۔ اور ان کے تمام افراد شرک و بدعت اور غیر شرعی اور غیر اخلاقی اعمال سے اجتناب کرنے والے ہیں۔ اب رمضان المبارک شروع ہے۔ اس برکت والے مہینہ میں تمام احمدی الّا ماشاء اللہ اور بعض حسب توفیق روزہ رکھتے ہیں۔ نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ درس قرآن و حدیث سنتے۔ درس سنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تراویح اور نوافل کی ادائیگی کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ اُن کی مساجد ذکر الٰہی، تحمید و تسبیح و تکبیر سے آباد و معمور نظر آتی ہیں۔

مگر اس کے برعکس اسی رمضان المبارک میں پاکستان (مملکت اسلامیہ) کے وزراء کے بارہ میں آجکل اخبارات میں جو خبریں شائع ہو رہی ہیں اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے:

"لاہور کی طوائفیں جدوجہد کی راہ پر"

"رمضان میں اپنا دھندا ترک کرنے سے انکار"

"طوائفوں نے بازار حسن میں جلوس نکالا اور مطالبہ کیا کہ انہیں دھندہ جاری رکھنے کی اجازت دی جائے"

یہ خبر اخبار "پرتاپ" جالندھر مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۷۸ء کے صفحہ اول پر فوٹوؤں کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

قارئین کرام کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ پاکستان میں اب مارشل لاء نافذ ہے۔ مارشل حکام، سرکاری وزراء اور علماء کرام کی طرف سے ریڈیو میں بار بار اعلان ہوتا ہے اور اخبارات میں اداریے اور مضامین شائع ہوتے ہیں کہ پاکستان میں "نظام مصطفےٰ" قائم ہو گیا ہے اور شریعت کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کو سزائیں دی جاتی ہیں۔ مگر مندرجہ بالا شائع شدہ خبروں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں نظام مصطفےٰ کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ کیونکہ

۱۔ لاہور میں بازار حسن یا بازار عصمت فروشاں تا حال بدستور قائم ہے اور اس بازار میں عصمت فروشی کا دھندہ باقاعدہ جاری ہے یعنی اسی بازار حسن میں حرام کاری اور زنا کرنے کا لائسنس حکومت پاکستان خود دیتی ہے۔ اور عصمت فروش عورتیں اس ناپاک دھندہ کو رمضان المبارک میں بھی جاری رکھنے پر اصرار کر رہی ہیں۔ کیونکہ اُن کا ذریعہ معاش یہی ناپاک [illegible] ہے۔ حالانکہ اسلام اور "نظام مصطفےٰ" زنا کو حرام قرار دیتا ہے۔ اور اس سے روکتا ہے۔ اور زانی مرد اور زانیہ عورت پر تعزیر و حد قائم کرتا ہے۔ رمضان ہو یا غیر رمضان۔

۲۔ فحاشی کے ان اڈوں کو بند کرنا تو الگ رہا۔ اور ان زانی لوگوں پر حد و تعزیر قائم کرنا تو دور کی بات ہے۔ خود حکومت پاکستان ان کو اس بدکاری کا باضابطہ لائسنس دیتی ہے۔ اور عصمت فروشی کے لائسنس کی فیس حکومت پاکستان کے سرکاری خزانہ میں [illegible] ہے۔ گویا بازار حسن کی عورتیں اپنی عصمت فروشی کے ذریعہ سے پیدا کردہ آمد سے ٹیکس کی رقم ادا کر کے خزانہ کی آمد کو ترقی دیتی ہیں اور یہ رقم اس ملک کے اخلاقی اور ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوتی ہے۔

۳۔ کچھ بعید نہیں کہ یہ عصمت فروش عورتیں اپنی اس کمائی میں سے "تحفہ ختم"

بہرحال کے اہم تبلیغی مشن میں علماء کرام کو بھی خدہ چندہ دیتی ہوں گی۔

قارئین کرام! رمضان المبارک کی طرف نظر کریں۔ کہ پاکستان میں بازار حسن کی یہ لائسنس یافتہ عصمت فروش عورتیں تو آئین پاکستان کی رو سے "سرکاری مسلمان" ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں کے قدم قدم سے اس بازار کی رونق قائم و دائم ہے۔ وہ بھی آئین پاکستان کی رو سے سرکاری مسلمان ہیں۔ لیکن احمدی جو ہر ایک بدی اور فحاشی سے بچنے والے اور ارکان اسلام کے پابند ہیں۔ وہ آئین پاکستان اور علماء کرام کے فتاویٰ کی رو سے "غیر مسلم" ہیں! کیا یہ ہے "نظام مصطفےٰ" جس کے قیام کا پاکستان میں دن رات ڈھنڈورہ پیٹا جاتا ہے۔ حکومت پاکستان اور وہاں کے علماء ان فحاشی کے اڈوں کو، شراب فروشوں کو، سینما گھروں کو تو بند نہ کروا سکے۔ ان کے خلاف کوئی جلوس نہیں۔ کوئی پکٹنگ نہیں۔ مگر سارا زور اس پر ہے کہ احمدیوں کی مساجد کو دیکھیں جن میں نمازیں پڑھی جاتی ہیں اور ذکر الٰہی ہوتا ہے گرا دو اور جلا دو اور نئی مساجد کی تعمیر میں روکیں ڈالو۔ اور ایسی فتنہ انگیزی پر علماء کو فخر و ناز ہے۔

بہرحال بازار حسن کا اسلام سرکاری مسلمانوں کو ہی مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو ایسے اسلام سے محفوظ رکھے۔ اور نیکی اور تقویٰ اور خشیتِ الٰہی و طہارت کی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اخبار قادیان

★ ـــ قادیان میں بفضلہ تعالیٰ بعد نماز فجر درس الحدیث ہر دو مساجد میں اور بعد نماز ظہر تا عصر مسجد اقصیٰ میں درس القرآن جاری ہے۔ چنانچہ محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی بعد نماز فجر مسجد مبارک میں حدیث بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل درس دے رہے ہیں۔ اسی طرح بعد نماز ظہر تا عصر مورخہ ۱۵ اور ۱۶ اگست کو محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے، اس کے بعد تین روز خاکسار جاوید اقبال اختر نے اور مورخہ ۲۰/۸ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا درس دینے کی سعادت حاصل کی۔ مورخہ ۲۱/۸ سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر درس دے رہے ہیں۔ اسی طرح بعد نماز عشاء و تہجد کے وقت نماز تراویح کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔

★ ـــ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ قادیان میں گذارنے کی غرض سے مندرجہ ذیل دوست تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عبادات قبول فرمائے آمین۔

مکرم حاجی محمد عبد القیوم صاحب صدر جماعت لکھنؤ۔ مکرم چوہدری محمد سعید صاحب لکھنؤ۔ مکرم محمد اسحاق صاحب ننگلی چنیوٹ (پاکستان) مکرم محمد عیسیٰ صاحب آف افریقہ مکرم میاں فتح دین صاحب گجرات (پاکستان) مکرم ناصر احمد صاحب چنیوٹ (برادر نسبتی مکرم منشی محمد دین صاحب درویش) مکرم بشارت احمد صاحب کوثر معلم وقفِ جدید سماعیلہ (پاکستان) ابن مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش۔ مکرم منشی محمد شمس الدین صاحب سکلیہ مع اہلیہ اور اُن کے پوتے مکرم نور الدین صاحب غالب اور ایک پوتی۔ مکرم عبد الحمید صاحب آف ناٹجیریا مورخہ ۵/۸ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

★ ـــ مکرم علی لونڈا صاحب آف غانا مورخہ ۲۰/۸ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۱/۸ کو واپس تشریف لے گئے۔

★ ـــ مورخہ ۲۰/۸ کو مکرم محمد حنیف صاحب دکاندار۔ درویش مرحوم (جنکی تقریباً ایک ماہ قبل وفات ہو گئی تھی) کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

مورخہ ۱۷/۸ کو مکرم بشارت احمد صاحب منیر آف امریکہ مع اہل و عیال اپنی کار پر ہو کر زیارتِ مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۰/۸ کو ہندوستان کے بعض چیدہ چیدہ شہروں کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے ـــ مکرم مرزا محمد زمان صاحب درویش کی اہلیہ صاحبہ کافی دنوں سے بعارضہ قلب بیمار چلی آرہی تھیں مورخہ ۱۶/۸/۷۸ سے گرو ہسپتال امرتسر داخل کیا گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نتیجہ دینی امتحان ناصرات الاحمدیہ بھارت منعقدہ ۱۹۷۸ء

معیار سوئم (عمر ۸ تا ۱۰ سال)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے مقرر کردہ نصاب کے مطابق ناصرات الاحمدیہ بھارت معیار سوئم (عمر ۸ تا ۱۰ سال) کا امتحان ماہ جون ۱۹۷۸ء کے آخر میں لیا گیا۔ کل گیارہ مجالس کی ناصرات نے امتحان دیا۔ ۹۲ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں اور ۸۹ کامیاب ہوئیں۔ مکمل نتیجہ ہر ناصرات کو بھجوایا جا رہا ہے۔ صرف اول، دوئم اور سوئم کے نام دیئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامیاب ہونے والی بچیوں کو مبارک کرے اور آئندہ اس سے بڑھ کر دینی باتیں سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسارہ سہیلہ محبوب سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ بھارت

۱۔ ناصرات الاحمدیہ قادیان

۱۔ عزیزہ امۃ الوحید بنت محمد یوسف صاحب گجراتی — اول
۲۔ ؍؍ شاہین اختر بنت ثنائی لطیف صاحب — دوئم
۳۔ ؍؍ امۃ العزیز بشریٰ بنت بشیر احمد صاحب حافظ آبادی — سوئم

۲۔ ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد

۱۔ عزیزہ کوثر صدیقہ بنت محمد بشیر الدین صاحب — اول
۲۔ ؍؍ امۃ المتین بنت عبد الحمید صاحب انصاری — دوئم
۳۔ ؍؍ فوزیہ سلطانہ بنت احمد اللہ بیگ صاحب — سوئم

۳۔ ناصرات الاحمدیہ سکندرآباد

۱۔ عزیزہ صالحہ — اول
۲۔ ؍؍ منورہ — دوئم
۳۔ ؍؍ عفت سلطانہ — سوئم

۴۔ ناصرات الاحمدیہ برہ پورہ

۱۔ عزیزہ نوریہ بشریٰ — اول
۲۔ ؍؍ عائشہ صدیقہ — دوئم

۵۔ ناصرات الاحمدیہ شاہجہانپور

۱۔ عزیزہ ماہ پارہ بنت منیر الدین صاحب — اول
۲۔ ؍؍ سعیدہ بیگم بنت حبیب احمد صاحب — دوئم

۶۔ ناصرات الاحمدیہ امروہہ

۱۔ امۃ الرؤف بشریٰ — اول
۲۔ وسیم بیدین — دوئم
۳۔ امۃ الوسیم — سوئم
۴۔ حسین فاطمہ — سوئم

۷۔ ناصرات الاحمدیہ کلکتہ

۱۔ عزیزہ منورہ سلطانہ بنت میاں منیر احمد صاحب باقی — اول
۲۔ عزیزہ نصرت جہاں بنت ماسٹر مشرق علی صاحب — دوئم
۳۔ عزیزہ شاہدہ فوزیہ بنت میاں نصیر احمد صاحب باقی — سوئم
۴۔ عزیزہ سعیدہ قمر بنت سراج الدین صاحب — سوئم

۸۔ ناصرات الاحمدیہ راٹھ

۱۔ عزیزہ افشاں سلطانہ بنت انوار احمد صاحب — اول

۹۔ ناصرات الاحمدیہ مدراس

۱۔ عزیزہ سلیمہ بشریٰ بنت مولوی محمد عمر صاحب — اول
۲۔ عزیزہ طاہرہ بیگم بنت محمد ابراہیم صاحب — دوئم
۳۔ عزیزہ حسینہ بیگم بنت محمد جعفری صاحب — سوئم

۱۰۔ ناصرات الاحمدیہ بنگلور

۱۔ عزیزہ منورہ سلطانہ بنت محمد شفیع اللہ صاحب — اول
۲۔ عزیزہ مریم صدیقہ بنت عبد الرحمٰن صاحب بیگ — دوئم
۳۔ عزیزہ ندیم بنت حفیظ اللہ صاحب — سوئم

۱۱۔ ناصرات الاحمدیہ بھاگلپور

۱۔ عزیزہ مسرت یونس — اول
۲۔ عزیزہ شاکرہ خورشید — دوئم

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت اپنی ماہانہ کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ مرکز میں بھجواتے رہیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انشاء اللہ اسال مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۵، ۶ ؍ اکتوبر بروز جمعرات و جمعۃ المبارک منعقد ہوگا۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ دیں تاکہ قبل از وقت اجتماع کی پوری تیاری کی جا سکے۔

(الف) جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت، چندہ اجتماع جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں تاکہ اجتماع کے اخراجات کا اندازہ لگایا جا سکے۔

(ب) قائدین حضرات اجتماع میں شرکت کے لئے اپنے اپنے نمائندے بھجوانے کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ج) اجتماع سے قبل اپنے اپنے مجالس کی رپورٹ بھی مرکز میں ارسال فرمائیں تاکہ اجتماع کے موقعہ پر کارگذاری کا جائزہ لیا جا سکے۔

(د) نمائندگان مجالس کا مورخہ ۴ ؍ اکتوبر کی شام تک مرکز میں پہنچ جانا ضروری ہے

دینی امتحان:

جیسا کہ متعدد بار اخبار بدر سے مطلع کیا جا چکا ہے کہ خدام کے علمی و تربیتی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے امسال سے دینی امتحان کا سلسلہ بھی جاری کیا ہے اور بذریعہ سرکلر جملہ مجالس کو قبل از وقت اس سے آگاہ بھی کیا جا چکا ہے۔ اور جن جن مجالس نے نصاب سے متعلق کتب منگوائے ہیں انہیں بھیجا بھی جا چکا ہے اور مزید بھیجا جا رہا ہے۔ لہٰذا قائدین حضرات مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ دیں۔

(الف) دینی امتحان برائے خدام و اطفال مورخہ ۲۴ ؍ ستمبر بروز اتوار ہوگا۔

(ب) امتحان میں جملہ خدام و اطفال کی شرکت ضروری ہے۔

(ج) خدام کے لئے سوال کا پرچہ مرکز سے مقررہ تاریخ سے قبل ارسال کر دیا جائے گا۔

(د) بعد امتحان ۲۵ ؍ ستمبر کو جملہ پرچہ جات بذریعہ رجسٹری مرکز میں بھجوا دیا جائے تاکہ اجتماع سے قبل پرچہ جات چیک ہو سکیں اور نتائج کا اعلان کیا جا سکے۔

(س) اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ بنگالی۔ اڑیہ۔ ملایالم میں جوابات تحریر کئے جا سکتے ہیں۔

(ک) اطفال کا امتحان چونکہ زبانی ہوگا۔ لہٰذا قائدین حضرات اپنی اپنی سہولت کے پیش نظر اس کا انتظام فرمائیں اور بعد امتحان اطفال کے نمبرات سے آگاہ فرمائیں تاکہ نتائج کا اعلان کیا جا سکے۔ کل نمبرات ۱۰۰ ہوں گے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ماہانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ بھارت

۱۔ جن لجنات کی طرف سے ماہ جون کی ماہانہ رپورٹ موصول ہوئی۔

قادیان۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ مدراس۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ کلکتہ۔ رانچی۔ برہ پورہ۔ بھاگلپور۔ چنتہ کنٹہ۔ کوڈالی۔ کرناٹک۔ امروہہ۔ بنگال۔ بھدرک۔ دھوال ساہی۔ بھدرواہ۔ راٹھ۔ پینگاڈی۔ بریشہ۔ کرڈاپلی۔

۲۔ جن لجنات کی طرف سے ماہ جولائی کی ماہانہ رپورٹیں موصول ہوئیں

قادیان۔ حیدرآباد۔ مدراس۔ بنگلور۔ کانپور۔ برہ پورہ۔ کٹک۔ اودے پور کٹیا۔ کیرنگ۔ دھوال ساہی۔ سورت۔ کرڈاپلی۔ سکندرآباد۔ کرسمبی۔ بھدرواہ۔

۳۔ جن ناصرات کی ماہ جون و جولائی کی رپورٹیں موصول ہوئیں

حیدرآباد۔ منگلور۔ چنتہ کنٹہ۔ شیموگہ۔ مدراس۔ قادیان

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اسلامی ایشیائی کانفرنس کراچی کی قرار دادوں پر ایک نظر!

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اس سلسلہ میں تیسرے نمبر پر صہیونیت ہے۔ ہمیں ہمیشہ ہی علماء حضرات پر تعجب آتا ہے کہ جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے لئے اس طبقہ کو جب کوئی اور بات نہیں ملتی تو وہ جماعت پر صہیونیت کی حمایت کرنے کا الزام دھرنے لگتے اور اس طرح کی افتراء پردازی کرنے لگتے ہیں ۔۔۔!! حالانکہ جماعت احمدیہ نے نہ تو صہیونیت کی اور نہ ہی اس کی پالیسیوں کی کبھی حمایت کی بلکہ ہر موقعہ پر اپنی خیالات کا اظہار کیا جو جمہور مسلمان صہیونیت کے بارہ میں رکھتے ہیں۔ لیکن کیا چند سو احمدیوں کے اس خطہ میں بود و باش رکھنے اور وہاں ایک احمدیہ مشن ہونے کی وجہ سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا جائے گا جو اسرائیلی مملکت کے معرض وجود میں آنے سے بھی پہلے وہاں رہ رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر لگے ہاتھوں علماء حضرات اس خطہ میں آباد دیگر لاکھوں لاکھ فلسطینی باشندوں کو بھی غیر مسلم قرار دے دیں۔ خدارا سوچئے احمدیوں کی نسبت یہ تفریق کیسی؟

اس کے علاوہ اس بات کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اخبار بین حضرات جانتے ہیں کہ گزشتہ سال مصر کے صدر سادات خود اسرائیل گئے۔ اسرائیلی نمائندگان سے مذاکرات کرتے رہے۔ اُن کی دعوت قبول کی۔ اور اب بھی وہ اس بات کے پُرزور حامی ہیں کہ اس خطہ میں بقائے باہمی کے لئے اسرائیل کے ساتھ کوئی آبرومندانہ سمجھوتہ کر لیا جائے۔ اب بتائیے کہ کیا صدر سادات پر بھی اس قرارداد کا اطلاق ہوگا؟ محض اس لئے کہ انہوں نے ایک وقت میں اسرائیلی حکومت کی دعوت پر اُن کے مُلک میں جاکر بات چیت کی۔ پھر اکیلے صدر سادات نہیں بلکہ اُن کے ساتھ ہزاروں لاکھوں مصری باشندے اور دُوسرے اسلامی ممالک بھی ہیں جو صدر موصوف کی پالیسی کی حمایت کرتے ہیں۔ کیا ان کو بھی "غیر مسلم" قرار دے دیا جائے گا؟ سوچئے اور معقول جواب دیجئے ۔۔۔!!

اس جگہ جماعت اسلامی ہند کی قلابازی کا بھی ذکر غیر مناسب نہ ہوگا جو ۱۹۷۷ء کے انتخابات کے وقت اس جماعت کی طرف سے سیاسی میدان میں ظاہر ہوئی۔ اخبار بین حضرات جانتے ہیں کہ اندرا گاندھی کے دورِ حکومت کے آخری ایام تک اکثر مسلمانانِ ہند آر ایس ایس کو مسلمانوں کی مخالف تنظیم قرار دیتے اور اس کی پالیسیوں سے انہیں ہمیشہ ہی اختلاف رہا۔ اور اُسے اسلام اور مُسلمانوں کے لئے پُر از عداوت تصور کیا جاتا لیکن ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں جماعت اسلامی والے اس تنظیم کے حامی اور حلیف بن کر ظاہر ہوئے۔ اب سوال یہ ہے کہ کراچی کی حالیہ اسلامی کانفرنس نے جماعت اسلامی ہند کی اس قلابازی کا نوٹس کیوں نہ لیا جبکہ اس جماعت نے "مُسلمانوں کی شدید مخالف تنظیم کی کھُلی حمایت کی" اور اس وجہ سے اس جماعت کے افراد پر غیر مُسلم ہو جانے کا فتویٰ کیوں نہ لگایا؟ یہ دورُخی پالیسی کیسی؟ فتدبروا یا اُولی الالباب ۔۔۔!!

اُوپر کی سطور میں ہم نے جو کچھ کہا ہے وہ مذہبی اور اعتقادی رنگ میں کہا ہے۔ یعنی جماعت احمدیہ پر جو یہ الزام لگایا گیا ہے کہ احمدی لوگ مسلمانوں کی مخالف طاقتوں اور اُن کی پالیسیوں کے زبردست حامی ہیں۔ ہم نے اس الزام کو دلائل کے ذریعہ باطل ثابت کر دیا ہے۔ اور جیسا کہ ہمارے جواب کی تفصیل سے ظاہر و باہر ہے ہماری یہ مخالفت مذہبی اور اعتقادی رنگ کی ہے لیکن اگر علماء حضرات کا اشارہ کسی بھی جگہ کی قائم شدہ حکومت کے قوانین اور اس کے آئینِ مُلکی کی وفاداری کی طرف ہے تو ایک سچے اور پکے مُسلمان کی طرح ہر احمدی کا یہی نقطۂ نظر اور عمل ہے۔ کہ جس مُلک میں بھی رہیں اُس کے آئین اور قوانین کی پابندی کریں۔ جماعت احمدیہ کی یہ بنیادی پالیسی اور اس کا دستور العمل ہے جو اُس نے قرآن و حدیث اور سنّتِ نبویؐ کی روشنی میں ہمیشہ سے اپنا رکھا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ دُنیا کا کوئی سلیم العقل انسان اس طریقِ عمل کو کبھی بھی قابلِ اعتراض قرار نہیں دے سکتا کیونکہ پُرامن شہری کا پہلا اور آخری فرض اپنے مُلک اور اس کے آئین کے حق میں یہی ہے۔ اور اسلام کسی بھی مُلک میں رہنے والے کو آئینِ حکومت کی بغاوت کرنے اور مُلکی قوانین کو توڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر اس پہلو سے احمدیوں کو موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے تو کہنے دیجئے کہ ایں گناہ ہست کہ در شہر شما نیز کنند ۔۔۔!

ہمارے نکتہ چیں اور الزام تراش مولوی حضرات خود بھی اس پالیسی پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ البتہ عوام الناس کو جماعت سے بدظن کرنے کے لئے صاف اور سیدھی بات کو اُلٹے اور قابلِ اعتراض رنگ میں پیش کرنے کے عادی ہیں۔

پس جس صُورت میں کہ ہر ملک میں خواہ وُہ مُلک اعتقادی اور مذہبی نقطۂ نظر سے مُسلمانوں کے معتقدات کا مخالف ہی ہو، خود یہ معترض علماء بھی اُس مُلک میں جاکر یا وہاں رہتے ہوئے ان طاقتوں اور اُن کی پالیسیوں کی حمایت کرتے ہیں۔ اگر اسی طور کی حمایت اور آئینِ مُلکی کی اطاعت احمدی کرتے ہیں تو اس میں اعتراض کی کیا بات ہے۔ اور اس وجہ سے ان کو دائرۂ اسلام سے خارج کرنے کا ۴۳

لندن میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۶)

حضور علیہ السّلام اس میں حق بجانب ہیں۔ اور دُوسرے اس لئے بھی یہ مواد اکٹھا کرنا ضروری ہے کہ کہیں عیسائی پادری اور مستشرقین ان حوالہ جات کو ضائع کرکے یا اُن میں تحریف کرکے یہ کہنا شروع نہ کر دیں کہ انہوں نے تو اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تلخ اور نازیبا زبان استعمال نہیں کی تھی۔

اس ارشاد سے حضور اقدس کا یہ منشاء بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان اعتراضات کا یکجائی طور پر جواب بھی تیار کیا جائے۔ چنانچہ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم امام صاحب نے ایک سرکلر چٹھی کے ذریعہ احمدیہ مشنز اور عِلم دوست حضرات سے فرداً فرداً بھی اس سلسلہ میں تعاون کی درخواست کی ہے۔ خود امام صاحب بھی اس بارہ میں پوری تندہی سے مواد اکٹھا کرنے میں لگے ہوئے ہیں ٭

(روزنامہ الفضل یکم اگست ۱۹۷۸ء)

صـ۴۳ کسی بھی مولوی کو حق نہیں پہنچتا۔ فافہم ولا تکن من الغافلین ٭

اس کے بعد آخری نمبر کی قرارداد قابلِ تجزیہ رہ جاتی ہے۔ جس پر ہم آئندہ اشاعت میں تفصیلی گفتگو کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ٭

وِلادت!

برادرم نثار احمد صاحب چنتہ کنٹہ (آندھرا) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸/۷/۷۸ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولودہ کا نام "قُدسیّہ بیگم" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب چنتہ کنٹہ کی پوتی اور مکرم محمد احمد صاحب غوری حیدرآباد کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچی کو صحت و سلامتی سے رکھے اور نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر دے اور تمام اہل خاندان کے لئے اُس کو قرۃ العین بنائے۔ نیز محترم غوری صاحب موصوف اپنے کاروباری پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ٭

(خاکسار: محمد کریم الدین شاہد قادیان)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686. P.P.

ویرائٹی

پائیداری بہترین ڈیزائن پر لیڈر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز ←

چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کی

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY.
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹوونگس

قادیان میں یومِ آزادی کی تقریب

قادیان - ۱۵ اگست - آج مقامی طور پر میونسپل کمیٹی قادیان کے وسیع احاطہ میں یومِ آزادی کی تقریب پوری شان سے منائی گئی - جماعتِ احمدیہ کے افراد نے بھی اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے کثیر تعداد میں اس تقریب میں شرکت کی -

چنانچہ دس بجے صبح جناب سردار مہندر سنگھ صاحب سروپ والیہ ایم - ایل - اے علاقہ قادیان نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی - اِن کے بعد پولیس گارڈز نے سلامی دی - اِس کے بعد بچوں نے قومی ترانہ گایا - سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ پردھان اکالی دل قادیان نے جناب ایم - ایل - اے صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے اُن وعدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی - جو قادیان میں ۸/۴/۷۸ کو منعقدہ اکالی کانفرنس میں جناب سردار پرکاش سنگھ صاحب بادل چیف منسٹر پنجاب نے کئے تھے - اپنی جوابی تقریر میں جناب ایم - ایل - اے صاحب نے یقین دلایا کہ ان تمام وعدوں کو پورا ہی نہیں کیا جائے گا بلکہ قادیان کو ایک مثالی شہر بنایا جائے گا - اور شہر کی جنتا کی تمام مشکلات کو دُور کرنے کا یقین دلایا -

ان تقاریر سے پہلے اور بعد بھی مختلف دیس پیار کے گیت گائے گئے - ایک بجے کے قریب یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی ۞ (نامہ نگار خصوصی)

عید فنڈ

عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے - اور اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے آپ کے زمانہ میں ہر عید کے موقعہ پر ایک روپیہ مقرر تھی - لیکن موجودہ دَور میں احبابِ جماعت کی آمدنیاں پہلے سے بہت بڑھ چکی ہیں - اِس لئے اس فنڈ کو ایک روپیہ فی کس تک محدود رکھنا درست نہیں ہے - بلکہ ہر دوست کو حسبِ توفیق عید فنڈ میں حصّہ لینا چاہیئے -

اِس فنڈ کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی کے موقعہ پر دینِ اسلام کی ضرورتیں بھی نظر انداز نہ ہونے پائیں - پس اُمید ہے کہ احبابِ جماعت عید الفطر کے موقعہ پر اس فنڈ میں بھی حسبِ توفیق حصّہ لے کر جمع ہونے والی جملہ رقوم مرکز میں ارسال فرمائیں گے -

ناظر بیت المال آمد - قادیان

ولادت!

میرے چچا جان محترم چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ حال کینیڈا کی بچی طاہرہ بُشریٰ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۹/۷/۷۸ کو دوسرے فرزند سے نوازا ہے - لڑکے کا نام عدنان شہزاد رکھا گیا ہے، نومولود الحاج محمد ابراہیم صاحب خلیل مرحوم کا پوتا ہے - احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک بخت، خادم اور صحت و سلامتی والا بنائے - آمین -

اِس خوشی میں محترم چچا جان نے پچاس روپے درویش فنڈ اور پچاس روپے اعانتِ بدر میں بھجوائے ہیں -

خاکسار: (چوہدری) عبد القدیر - ناظر بیت المال خرچ - قادیان

درخواستِ دُعا

میری بیٹی عزیزہ شوکت جہاں بی - اے آنرز کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں انگلش ٹیچر کے طور پر ملازمت ملی ہے - عزیزہ نے پانچ روپے شکرانہ فنڈ، پانچ روپے درویش فنڈ اور پانچ روپے اعانتِ بدر میں جمع کرواتے ہوئے جملہ احبابِ جماعت سے اپنی دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے -

خاکسار: عبد السلام - مونگھیر (بہار)

رمضان المبارک میں

صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

جماعتِ مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آیا ہے - اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصّہ عطا فرمائے - اُن کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں - قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے - اِس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے -

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل، بالغ اور صحت مند مُسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے - روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی - البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو - نیز ضعفِ پیری یا کسی دُوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اُس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے - اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے - تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں - بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے - تا اُن کے روزے قبول ہوں - اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے اِس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے -

پس ایسے احبابِ جماعت جو مرکزِ سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غُرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم:

"امیر جماعت احمدیہ قادیان"

کے پتہ پر ارسال فرمائیں - انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے - اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے (آمین) ۞

صدقۃُ الفطر

گزشتہ دنوں تمام جماعتوں کو اس امر کی طرف بذریعہ خطوط توجّہ دلائی گئی ہے کہ صدقۃُ الفطر کی وصُولی رمضان کے اختتام سے قبل ہونی چاہیئے تا عید الفطر کے معًا بعد مرکز بھجوائی جانے والی رقوم مرکز بھجوائی جا سکیں -

صدقۃُ الفطر کی ادائیگی ہر مُسلمان مرد، عورت، بچے اور بوڑھے پر فرض قرار دی گئی ہے - حتیٰ کہ نو زائیدہ بچّہ کی طرف سے بھی اس کا صدقہ ادا کیا جانا ضروری ہے - اِس صدقہ کی مقدار ہر فرد کے لئے ایک صاع عربی پیمانہ غلّہ مقرر ہے - غیر مستطیع احباب کو نصف شرح سے بھی ادائیگی کی اجازت ہے - غلّہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت -/۳ روپے (تین روپے) اور نصف صاع کی قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱-۵۰ روپیہ) بنتی ہے - مرکز میں یہی قیمت مقرر کی گئی ہے - مقامی جماعتیں اپنے اپنے علاقہ میں جو نرخ ہے اس کے مطابق کمی بیشی کر سکتی ہیں -

اُمید ہے کہ جملہ جماعتیں اِس اسلامی فریضہ کی ادائیگی کی طرف ابھی سے کوشاں ہوں گی - اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے - آمین -

ناظر بیت المال آمد - قادیان

خط و کتابت کرتے ہوئے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیجئے!